یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۲۷ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

جلد ۹ نمبر ۶

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون

رسالہ

تشحیذ الاذہان

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے عہ طلباء سے ۱۲ غیر ممالک سے عہ

شیخ عبدالرحمٰن صاحب پرنٹر کے اہتمام سے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور چوہدری عبد السلام پبلشر نے دفتر سے شائع کیا

"الصلح خیر"

کل ایک پیارے دوست نے مجھ سے کہا کہ ہاں
آخر ہیں وہ بھی معتقد مہدیٔ آخر زماں

ان کو بھی ہے خلوص و محبت مسیح سے
وہ بھی ہیں خادمانِ شہنشاہِ انس و جاں

بیعت اگر خلیفۂ ثانی کی ہے کی نہیں
تو کیا ہوا ـ صحابہ میں ایسے تھے بے گماں

کیوں آپ کھینچے رکھتے ہیں ہر وقت یہ کماں
میں چاہتا ہوں صلح ہو آپس میں آپ کی

مل کر ہو کام یعنی اخوت ہو درمیاں

میں نے کہا کہ دودھ جو پھٹ جائے ایکبار
اصلاح کا وہ پا نہیں سکتا کبھی نشاں

پھر یہ کہا کہ جانِ برادر تو غور کر
مرزا کو مانتے ہیں وہ کب مہدیٔ زماں

وہ مہدی و مسیح جو موعودِ خلق تھا
اس کا نشاں یہ ہے نبی ہوگا بیگماں

پس جو نبی رسول نہیں مانتا اسے
ایسا نبی کہ جیسے محمدؐ خدا یگاں

ایمان اس کا حضرت مرزا پہ کچھ نہیں
منہ سے اگر کہے تو ہے دِل منکرِ بیاں

ارشاد ہے کہ قدرتِ ثانی بھی آئے گی
یعنی ہے میرے بعد خلافت مرا نشاں

فرزند اک گرامی و دلبند فضل ہے
محمود نام مصلح موعود اُس کی شان

صدر انجمن کی کثرت رائے قطعی جانیو
اور سلسلہ کا دائمی مرکز ہے قادیاں

انکار ساری باتوں سے کرتے ہیں اور ابھی
وہ مخلص و محب مسیحا ہیں ـ الاماں

احمدؐ کا ہے جو حسن میں احسان میں نظیر
کہتے ہیں اس کو غاصب و مشرک یہ بدزباں

پھر اسپہ بس نہیں ہے علاوہ ازیں یہ سب
دیتے ہیں اہل بیت مسیحا کو گالیاں

بے غیرتوں کو ان سے اگر پیار ہو تو ہو
غیرت نہیں ہے جس میں وہ انساں ہی کہاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۴ء

ہم نے مسیح موعود کے تعلق سے کیا پایا

"یہ مضمون ظہور المہدی اعنی حجج احمدیہ سے لیا گیا ہے جو حال ہی میں چھپ کر شائع ہوئی ہے اور جس میں احمدی مذہب کو اٰمنتُ باللہ سے یوم الآخر تک مدلل بہ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ پیش کیا گیا ہے جو صاحب عدیم الفرصت یا کم استطاعت ہوں وہ اس کتاب کے ذریعے تمام احمدی لٹریچر و عقاید و حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ پانسو صفحے کا مضمون ہے جو ۲۰×۲۶ کے ۳۵۴ صفحوں میں ختم ہوا ہے اور قیمت بجائے دو روپے کے ایک ماہ تک صرف سوا روپیہ ہے۔ فہرست مضامین علیحدہ بھی دیگئی ہے۔" (ایڈیٹر)

سب سے اول تو یہ کہ خدا پر ایمان پایا مثلاً سے اٰمنت باللہ تو سب کہتے ہیں مگر وہ حقیقی یقین سوائے وحی و مکالمہ الٰہی یا صاحب وحی و الہام سے تعلق پیدا کرنے کے سوا نہیں حاصل ہو سکتا۔ کیونکہ عقل کے ذریعے تو صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ "ہونا چاہیئے۔" اور "ہے" میں بڑا

فرق ہی یا تقلیدی طور پر ایمان ہوگا کہ باپ دادا خدا کو مانتے چلے آئے ہیں۔ مگر ایسے ایمان میں جو قصور ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ باوجود اٰمنت باللہ کہنے کے گناہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کی ہستی پر یقین ہو تو گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ جب ایک نادان لڑکے کے سامنے گناہ کرتے دل ہچکچاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا پر ایمان ہو۔ اور پھر گناہ بھی ہو۔ لاریب ایمان میں قصور ہے اور یہ اس لئے کہ اصل میں اسکی ہستی پر یقین نہیں اور جو کہتے ہیں کہ خدا ہے تو یہ صرف رسمی طور سے یا تقلیدی طرز پر۔ اور فی زمانہ تو سائنس کا ایسا زور ہے کہ خدا کی ہستی کا ثبوت معمولی دلیلوں سے سخت مشکل ہوگیا تم کہو کہ خدا بادل لاتا ہے اور برساتا ہے تو وہ کہتے ہیں یہ تو ہم بھی کر سکتے ہیں ایسے ہی اور دلیلوں کا حال ہے۔ غرضیکہ اس زمانے میں صرف یہی دلیلیں قائم آسکتی ہیں کہ قبل از وقت بعض واقعات کی اطلاع دیکر تحدی سے کہا جائے کہ اس اعلیٰ ہستی نے مجھے اطلاع دی ہے یہ کام یوں ہوگا۔ پس تم بیشک اسکے خلاف اپنا زور لگا لو۔ اسی طرح ہوگا جیسا کہ میرے مولیٰ کریم نے مجھے اطلاع دی۔ جب کلام ان کی امیدوں کے خلاف انکی کوششوں کے خلاف ظاہر ہوگا۔ تو خود بخود ایک اعلیٰ ہستی کا اقرار کرینگے اور یہ صرف ہمارے امام ہی سے خاص ہے جس نے ہزارہا پیشگوئیاں کیں اور اپنے وقت پر باوجود مخالفانہ کوششوں کے پوری ہوئیں ٭

ابھی تھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ خوفناک زلزلہ نے جس کی خبر ۲۵ برس پیشتر سے دے رکھی تھی سب دہریوں کے دل ہلا دئے اور وہ پکار اُٹھے کہ خدا ہے اور یہ واقعہ خدا کی ہستی پر دلیل ٹھہرا بعینہٖ اس طرح جیسے کہ یوسف کے بھائی یوسف کو حقیر سمجھ کر کنوئیں میں پھینکتے ہیں۔ اسوقت بزبان وحی سنایا جاتا ہے وَاَوْحَیْنَا اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ یوسف ۱۳ (کہ تو نے انکے کرتوت سے اطلاع دیگا۔ بحالیکہ انکو اسکا خواب و خیال بھی نہ ہوگا) پھر اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ واقعات و حالات کی ایچا پیچی کے بعد یوسف حاکمِ مصر ہوتے ہیں اور وہی بھائی غلامانہ طور سے حاضر ہوتے ہیں۔ پھر دیکھو ہمارے سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ ایک یتیم ہیں۔ اُمّی ہیں کوئی حامی نہیں مگر بڑے پر زور الفاظ میں سناتے ہیں

سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ قمر ع۳ ۲۷ (یہ سب گروہ شکست یاب ہوکر پیٹھ پھیر جائینگے) اور فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَمَنِ اهْتَدٰی طٰہٰ ع۸ ۱۶ (تم جلدی جان لوگے راہِ راست پر کون ہے اور کون ہدایت یافتہ ہے) آخر واقعات نے جتا دیا کہ محمد رسول اللہ صلعم اُس خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نبی ہیں جو ان کی نظروں سے چھپا ہوا تھا۔ ایسا ہی ایک چھوٹے سے گاؤں سے ۲۵ برس پیشتر ہمیں آواز آتی ہے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خُدا زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ آخر یہ ”حملے“ طاعون۔ خوفناک زلزلہ۔ اور آنے والے عذاب کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ اور خدا پر ہمارا ایمان ان باتوں نے کامل کر دیا۔ اور ہم تو خدا کی ہستی بڑی صفائی سے محسوس کر رہے ہیں کیونکہ ہر روز ایک نشان ظاہر ہوتا ہے جو اسکی ہستی پر دلیل ٹھہرتا ہے پس پہلا فائدہ تو یہ ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہم خدا کی بعض صفتوں کے اصل میں منکر ہو چکے تھے۔ مثلاً اسکا متکلم ہونا۔ کہ اب سوائے احمدیوں کے مسلمانوں کے تمام فرقے اس سے انکار کئے بیٹھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خدا متکلم تھا مگر اگلے زمانہ میں۔ رسول اللہ صلعم کے بعد وحی والہام ومکالمہ کا دروازہ بند ہوگیا۔ اور یہ قول اصل میں ایسا ہی ہے جیسے آریہ کہتے ہیں کہ خدا نے ابتدائے زمانہ میں کلام کیا دیدا آتا ہے مگر پھر ہمیشہ کے لئے ساکت ہوگیا اور سلسلہ بند کر دیا۔ [illegible] ہے اور بعض کہنے لگے کہ تورات تک ہی کلام کرتا رہا پھر اسکے بعد یہ دروازہ بند ہوگیا اسکے بعد عیسائی یہی کہنے لگے۔ کہ بس انجیل تک ہی صفت تکلم تھی اسکے بعد کچھ ضرورت نہ رہی۔ اب مسلمان کہتے ہیں۔ کہ قرآن شریف تک ہی یہ سلسلہ تھا۔ مگر ان لوگوں کو کیا معلوم کہ عارفین تو بغیر کلام الٰہی ایک منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتے یہ ان کی روح کی غذا ہے۔ پھر واقعات اسکی تردید کر رہے ہیں وہ حدیث مشہور ہے جس میں مرقوم ہے کہ حضرت عمرؓ ممبر پر کھڑے ہوئے یا ساریۃ الجبل فرمایا کہ اے ساریہ پہاڑ کو پس پُشت لے۔ یہ آپکا سپہ سالار تھا جس کو آپنے بے موقعہ کھڑے ہوئے دیکھا اور پکارا پھر حضرت علی کی کئی پیشگوئیاں از روئے الہام ہیں جو بعض اصحاب نے ہزار سے زیادہ تک جمع

کی ہیں ازانجملہ ایک یہ کہ اے اہل بصرہ تمہارے شہر کو دیکھتا ہوں کہ سیلاب میں غرق ہے۔ اور مسجدیوں ہی جیسے طوفان میں مرغابی کا سینہ پیشگوئی دو دفعہ پوری ہوئی خلیفہ قادر باللہ عباسی کے عہد میں چوتھی صدی کے قریب اور خلیفہ قائم بامر اللہ کے عہد پانچویں صدی میں ایسا ہی کوفہ کی تباہی کی پیشگوئی۔ پھر ہلاکو خاں کے ہاتھ سے بغداد کی تباہی۔

پھر ان کے بعد حضور علیہ السلام کے مریدوں میں سے کئی ایک کو الہام ہوتا ہے مخالفین بھی اپنے الہام بیان کرتے ہیں پس اس وحی کا انکار کہ اب بند ہو چکی۔ خدا کی صفت تکلم کا انکار ہے اس سے ہمکو بچایا۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ہم زبان سے تو کہتے تھے کہ خدا کی صفات میں کوئی شریک نہیں۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی مانتے کہ عیسے بن مریم اپنی بشری فطرت کے خلاف دو ہزار برس سے زندہ آسمان پر موجود ہے کھانا کھانے کا محتاج نہیں نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ مردوں کو زندہ کرتا تھا۔ آپ نے سمجھایا کہ یہ صفات خدا ہی سے خاص ہیں اور ایسا کہنا کفر ہے پس ہم نے اس عقیدہ سے رجوع کیا اور اصل حقیقت سمجھی۔

چوتھا فائدہ۔ ملائکہ کے وجود کی حقیقت کو سمجھا۔ نزول ملائکہ۔ وحی والہام کی کیفیت سمجھ میں آئی اور پہلے ایمان صرف سماع و تقلید پر موقوف تھا۔ مگر اب عینی مشاہدہ سے لذیذ ایمان حاصل ہوا۔ اسکی تفصیل ایسی سمجھ میں آئی کہ اسکا سرور اب تک میرے وجدان میں باقی ہے آپ کی برکت سے مریدوں پر بھی نزول ملائکہ ہوا۔ اور ایمان بالملائکہ حق الیقین کے درجہ کو پہنچا۔

پانچواں فائدہ۔ منہ سے تو کہتے کہ نبی اکرم صلعم کل انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں مگر ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی تھا کہ آپ زیر خاک مدفون اور وفات یافتہ ہیں مگر حضرت موسیٰ کا ایک خلیفہ دو ہزار برس سے زندہ آسمان پر موجود ہے آپ صلعم سے تو چند کفار مسلمان ہوئے مگر وہ آکر کل جہان کو ایک دین پر جمع کر دیگا۔ آپ کی شریعت کے کئی احکام منسوخ کر دیگا

مثلاً جزیہ۔ نبی کریم کو تو کفار نے ایذائیں دیں۔ مکہ سے خارج کرنے میں پہلے کامیاب ہوگئے بعض جنگوں میں بھی فتحیاب ہوئے مگر عیسٰے علیہ السلام کی قوت کا یہ حال ہے کہ "دجال" ایک ایسا خوفناک وجود ہے جس سے خدائی کے افعال (مثلاً مینہ برسانا۔ مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ ذالک) ظاہر ہونگے۔ اور جس کے فتنہ سے سبھی انبیاء ڈراتے آئینگے۔ دیکھتے ہی بھاگ جائیگا۔ غرض ایسے فاسد عقیدے تھے جن سے بحمد اللہ نجات ہوئی اور ہمارا الیقین کامل ہوا کہ دنیا میں اگر کوئی زندہ نبی ہے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ اسکے نور سے منور ہو کر کئی وجود آتے رہتے ہیں جو دنیا پر اتمام حجت کرتے ہیں چنانچہ اس زمانے میں بھی وہ آچکا ہے جو حضورؐ کی محبت میں فنا ہو کر وہی ہو گیا۔ یہ آپ کے اتباع کے برکات کا ادنیٰ فیض ہے۔ اس طرح سے نبی کریم صلعم کی عزت و عظمت ہمارے دلوں میں بیٹھ گئی۔ کیونکہ جب اسکے غلام کو اتنے فیوضات و خارق عادت معجزات و معارف و حقایق کا منبع و مصدر پایا۔ تو پھر اس آقا کا درجہ کتنا بلند ہوگا۔

چھٹا فائدہ۔ منہ سے تو ہم کہتے کہ سب نبی معصوم ہیں مگر قرآن کی بعض آیات کا ترجمہ غلط فہمی سے مفسرین کے تتبع میں ایسا کرتے کہ ان عصمت کے پتلوں پر اتہام لگتے شکر ہے کہ آپ کے سمجھانے سے وہ تمام غلطیاں نکلیں۔ انہی مفسرین علماء کی تقلید ہی تھی جس نے ہمیں اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ الفتح ۲۶ کے معنے نہ سمجھنے دیئے اسکا مطلب تو یہ تھا کہ ایک عظیم الشان فتح مکہ ہوگی جو تمام کمزوریوں نقصوں عیبوں کا جو تیری طرف منسوب کئے گئے ہیں یا کئے جائینگے۔ دندان شکن جواب ہوگی۔ گویا وہ ان کو ڈھانپ دیگی۔ پھر کسی کو چون و چرا کی مجال نہ رہیگی اور انہی کے تقلید میں یہ سمجھ نہ آیا کہ ابراہیمؑ سا پیغمبر جس کو پہلے ملکوت السموٰت والارض دکھائی گئی۔ وہ ستاروں کو کیوں خدا سمجھنے لگا تھا۔ اور پھر پہلے ستاروں ہی کو کیوں دیکھا۔ حالانکہ آفتاب سب سے بڑا جرم موجود تھا۔ پھر غروب ہونیکا استدلال بھی عجیب ہے حالانکہ ثابت ہو چکا ہو کہ آفتاب ہماری نظروں سے نہاں ہو کر دوسری دنیا والوں پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ پھر حضرت داؤدؑ پر غیر عورت کے دیکھنے اور اسکو نکاح میں لانے کی ہوس کی تہمت

ایسی کئی باتیں تھیں۔ جنکا ذکر مفصّل کر چکا ہوں +

ساتواں فائدہ - معجزات انبیاء پر بطور فسانہ کے ایمان تھا۔ خصوصاً غیر مذاہب والوں کے آگے ہم ان کی حقیقت کا کوئی ثبوت نہ پیش کر سکتے۔ کیونکہ ہم اگر تواتر سے ثابت کرتے (گو یہ بڑی مشکل وناممکن بات ہے) تو وہ بھی اپنے معجزانہ فسانوں کا ثبوت تواتر سے دیتے۔ اسوقت کوئی بات بنائے نہ بنتی۔ کسی دہریہ سائینسدان سے مقابلہ ہوتا تو پھر خواہ وہ معجزہ ثابت ہوجائے وہ اسے بالکل معمولی سمجھتا۔ جو لوگ خود جہاز ہوا میں اڑا سکتے ہیں اور چھ ہزار میل دور بیٹھے کانگڑھ کے زلزلہ کا صحیح وقت دریافت کر سکتے ہیں۔ اور زلزلہ کی حالت میں بتا دیتے ہیں کہ فلاں موقعہ پر سخت زلزلہ آیا وہ بھلا ان باتوں کو کیا سمجھتے ہیں۔ سو ان کا ایک ہی علاج تھا کہ ایسے معجزے انکو دکھائے جاتے کہ انکی عقلیں حیران رہ جائیں۔ دیکھو طاعون آیا۔ جس کی سات برس اور ایک حساب سے ۲۵ برس پہلے خبر دی۔ پھر تمام جہان کے ڈاکٹر۔ حکیم زور لگا چکے اسکی کچھ حقیقت نہ کھلی۔ اور نہ اس میں کمی پیدا کر سکے۔ غرض منکروں کا علاج معجزات منوانے کے لئے یہ نہیں کہ پچھلے معجزوں کے وقوع کا ثبوت دیا جائے بلکہ یہی کہ انکو بڑی تحدی سے معجزے دکھائے جائیں۔ سو الحمد للہ ہمارا ایسے ہی امامؑ سے تعلق ہی جو ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است + بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

کی صدا دمبدم دے رہا ہے۔ اور اب ہمارے سامنے کوئی منکر نہیں آسکتا +

آٹھواں فائدہ - قرآن مجید پہلے اس فخر سے پڑھتے۔ کہ آج اتنے پارے پڑھ ڈالے۔ مگر اس برگزیدہ امام نے سمجھایا کہ خدا نے تمکو طوطا نہیں بنایا جو کچھ پڑھو سمجھکر پڑھو۔ خوب تدبّر کرو تا تم پر معارف حقائق کھلیں پھر اسکی تلاوت زبان تک ہی نہ رہے بلکہ اعمال میں ظاہر ہو۔ اور اسکی تعلیم کا اثر یہ دکھایا کہ انسان خدا کا برگزیدہ۔ صدیق اور رسول ہو سکتا ہے اور اس مرتبہ پر اور کوئی کتاب نہیں پہنچا سکتی۔ اگر کوئی ایسی کتاب کسی مذہب میں ہے تو اپنا نمونہ پیش کرو۔ اور ہمارے مقابل میں آؤ۔ مگر کوئی مقابل میں نہ آیا۔ جس سے اس بات پر مہر ہوگئی کہ دنیا میں اگر کوئی

سچا مذہب ہے تو "اسلام" جو اپنا مابہ الامتیاز اپنے متبعین کے ذریعے پیش کرتا ہے۔

نواں فائدہ۔ سب غیر مذاہب والے علماء جو اسلام پر حملے کر رہے تھے انکا منہ ایک ہی اصل سے بند کر دیا کہ اپنے حق پر ہونے کے دلائل اپنی کتاب ہی سے پیش کرو۔ اور خدا سے تعلق کا ثبوت خارق عادت نشانوں کے ذریعہ دکھاؤ۔ پس سب دم بخود رہ گئے اور ہمارے قلوب یقین سے بھر گئے۔ اور گویا اس طرح ہم احمدی جماعت کے ممبر فتنہ ارتداد سے بالکل محفوظ و مامون ہو گئے۔ ورنہ آجکل مذہب کی اشاعت جس رنگ آمیزی سے ہو رہی ہے اس سے بچنا بڑا مشکل تھا اور ہے +

دسواں فائدہ۔ ہم رسولوں نبیوں کو سنتے آتے تھے کہ ایسے ہوتے ہیں۔ مگر اب خدا نے اپنے خاص فضل سے ہمیں تمام رسولوں کا نمونہ ایک وجود مبارک میں دکھا دیا۔ اور ہمارا ایمان سماع سے مشاہدے میں آگیا۔ اب مرسلانِ الہی کے متعلق ہمیں کوئی اعتراض نہیں رہا۔ کیونکہ سب باتیں اس مبارک وجود کے ذریعے حل ہو گئیں۔ آپکا وجود دوسرے انبیاء کے حالات کا آئینہ ہے +

گیارہواں فائدہ۔ قرآن مجید کے پڑھنے میں ایک خاص لذت محسوس ہوتی ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ اگر کسی کتاب میں کچھ حالات تم پڑھ رہے ہو اور وہی واقعات تم پر گزرے ہوں۔ تو تمہیں ایک خاص لطف آئیگا جو دوسرے کو نہیں آسکتا۔ پس ہم لوگ جب قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ تو مزے لے لے کر کیونکہ وہ سب واقعات ہم پر گزرتے ہیں ہمارے مخالف بھی ہمیں وہی کہتے ہیں جو ان مومنوں کے مخالف کہتے تھے۔ غرض یہ لطف وجدان سے مخصوص ہے زبانِ قلم سے بیان ہونا مشکل ہے ع درد آشنا ہی جانتے ہیں اس درد کی خلش

بارھواں فائدہ۔ نماز کو ایک ڈنڈ سمجھے بیٹھے تھے وقت جانے لگا تو اٹھکر دو چار ٹھونگیں لگا لیں۔ مگر اب تو نماز کو بڑے مزے لے لے کر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے لذیذ کھانا کھاتے ہوئے چٹخارے لیتے ہیں اور حقیقت میں یہی نماز ہے جو فحشاء و منکر سے روکتی اور "معراج" تک پہنچاتی ہے۔ واقعی بڑے افسوس کی بات تھی کہ انسان ظاہری جسمانی وصل میں تو لذت پائے مگر عبودیت و معبودیت کے وصال میں اس سے ہزار درجے بڑھکر لذت محسوس نہ ہو۔ اور کم از کم اس لذت کے

محسوس ہونیکا اتنا غم بھی نہ ہو۔ جتنا کہ سالن میں برابر نمک نہ ہونیکا ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ نماز کی عظمت ہمارے دلوں میں نہ تھی کیونکہ ان صوفیوں اور مولویوں نے ہمیں اور اور وظیفے اور عمل بتلائے ہوئے تھے اور اس طرح جوگیوں اور برہمنوں کے قواعد پر بہ تبدیل الفاظ چلنے کی ہدایت کر کے گمراہ کر دیا تھا۔ پس نماز میں لذت آنے کا فکر کیوں ہونے لگا تھا۔ شکر ہے کہ اس ورطہ سے ہم نکلے۔ اور اب سمجھے کہ نبی کا دین کامل ہے جو کچھ طریق عبادت فرمایا یعنی نماز بس وہی تمام منازل سلوک کے طے کرنیکے لئے کافی ہے اسکے علاوہ ذکر ارّہ اور لطیفوں وغیرہ کے دھیان کی کچھ ضرورت نہیں اور یوں ہم ارباب متفرقون کے پنجے میں پھنسنے سے بچکر ایک اللہ والے ہو گئے کیونکہ سمجھ آگئی۔ کہ نجات اور خدا کی محبوبیت کا مقام نبی کی متابعت سے حاصل ہوگا نہ کہ حزب البحر اور اوراد عشرہ اور دعائے چشتی پڑھنے سے۔

تیرھواں فائدہ۔ ہم منہ سے پڑھتے ایاک نستعین مگر ساتھ ہی نماز کے بعد وظیفے کرتے یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ۔ کوئی مصیبت بنتی تو قبروں پر دوڑتے پیر کو کہتے جو کرنا ہے آپ ہی نے۔ شکر ہے اب سمجھا کہ نبی ولی صرف نمونہ کے طور پر ہوتے ہیں اور اپنے عمل سے دکھاتے ہیں کہ یوں خدا سے مانگو نہ یہ کہ ہم سے مانگو۔

چودھواں فائدہ۔ قرآن شریف کی کئی آیتوں کے معنے نہ آتے۔ کئی کے غلط کرتے۔ مگر سب ایسے مقامات اب صاف ہو گئے ہیں ہم منہ سے قرآن کو کامل وغیر متبدل کلام کہتے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی عقیدہ تھا کہ کئی آیتیں قرآن میں عضو معطّل کی طرح ہیں انپر عمل نہیں کیونکہ منسوخ ہو چکی ہیں مگر اب سمجھ کہ اپنی ہی غلطی تھی۔

پندرھواں فائدہ پہلے صوفیوں کے پیچھے چل کر فنا فی اللہ۔ بقا باللہ وغیرہ اصطلاحات سے خوش ہو لیتے۔ مگر اس امام نے بتایا کہ یہ زبانی باتیں ہیں۔ ان مدارج کا اثر عمل میں دیکھو۔ پس خیال ہی فنا فی اللہ بننے کا کچھ اثر نہیں ہم اسکی عملی حالت دیکھینگے کہ وہ ہوا و ہوس اور مخلوق کا ڈر چھوڑ کر اللہ کا ہو چکا ہے یا نہیں۔ اگر وہ نقشبندی سلسلے میں ہونیکی وجہ سے یوں

تو تمام منازل طے کر چکا ہے مگر دوسری طرف اس کی یہ حالت ہے کہ دل میں سمجھ چکا ہے حضرت صاحب (علیہ السلام) حق پر ہیں اور زبان سے اقرار نہیں کرتا صرف اس لئے کہ مخلوق ناراض ہوگی تو افسوس ہے اسکی زندگی پر اور حسرت ہے فنا فی اللہ ہونے پر۔

سولھواں فائدہ۔ ہم نے اسکی قوت قدسی و فیض صحبت سے مکالمہ الٰہی[1] کا درجہ حاصل کیا۔

سترھواں فائدہ۔ شاید کوئی ان بعض فوائد کے بارے میں کہے کہ اہلحدیثوں میں یہ پہلے ہی تھے واضح ہو کہ ان میں استعانت لغیر اللہ سے تنفّر۔ بے ادبی و گستاخی کی حد تک پہنچ گیا تھا یہاں تک کہ وہ یا رسول اللہ کہنا بھی کفر خیال کرتے۔ حالانکہ ہر روز اسی انکار کرنے والے منہ سے التحیات میں السلام علیک ایھا النبی پڑھتے۔ ایسا نماز نہیں تو اور کیا ہے ؟ نیز انہوں نے احادیث کو قرآن مجید کا قاضی ٹھہرا دیا تھا اور نماز میں کوشش بھی ظاہری افعال تک مقصود تھی۔ مگر مسیح علیہ السلام نے ہمیں بتلایا کہ سلوک و تصوف کی تمام منازل اسی نماز میں ہیں پس تم باطنی فیض و روحانیت بھی اسی کے ذریعے حاصل کرو۔

اٹھارھواں فائدہ یہ ہے کہ ہمارا تعلق ایک ایسے وجود سے ہے یا بعبارت دیگر ہمارا پیوند ایسے درخت سے ہے یا ہم اس جڑ کی شاخ ہیں جس کو خدا نے اپنے ہاتھوں سے لگایا۔ اور ہر روز جسے آبِ وحی سے سینچا جاتا ہے۔ پس ہم بحیثیت شاخ ہونے کے اپنی فطرت و استعداد کے موافق اس مصفا پانی سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ جلدی پھولیں پھلینگے اور ہم میں بقائے دوام کے پھول اور رضائے الٰہی کے پھل لگینگے۔ اسکے بعد چند فوائد بہ تبدیل صیغہ حضرت اقدس کی زبانی تحریر ہوتے ہیں۔

---

[1] شاید کوئی کہے کہ بعض کو الہام نہیں ہوتا۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہر ایک کے لئے ضروری نہیں جیسے اسلام میں سب ولی نہیں پھر کلام خدا کئی طرح سے ہوتا ہے از انجملہ ایک یہ ہے او یرسل رسولًا فیوحی باذنہ ما یشاء۔ یا کوئی رسول بھیجتا ہے اور وہ خدا کے حکم سے مامور ہو کر اللہ کی مرضی بذریعہ وحی سناتا ہے الشوریٰ ع ۵ ۲۵

انیسواں فائدہ - ہمنے اپنے بھائی پر حسن ظن کیا ہے اور اسکو مفتری یا کذاب نہیں ٹھہرایا اور اسکی نسبت کئی طرح کے مشکوک فاسدہ کو دل میں جگہ نہیں دی۔ اسوجہ سے اس ثواب کا ہمیں استحقاق حاصل ہوا جو کہ بھائی پر نیک ظن رکھنے کی حالت میں ملتا ہے۔

بیسواں فائدہ - ہم حق کے قبول کرنے میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت سے نہیں ڈرے اور نہ نفسانی جذبات ہم پر غالب ہو سکے اسوجہ سے ہم ثواب کے مستحق ٹھہر گئے کہ ہم نے دعوت حق کو پاکر اور ایک سابقی منادی کی آواز سن کر پیغام کو قبول کر لیا۔ اور کسی طرح کی روک سے رک نہیں سکے۔

اکیسواں فائدہ - پیشگوئی کے مصداق پر ایمان لانے کی وجہ سے ہم ان تمام وساوس سے محفوظ ہو گئے جو انتظار کرتے کرتے بعض پیدا ہو جاتے ہیں اور آخر یاس کی حالت میں ایمان ضائع ہو جانیکا موجب ٹھہرتے ہیں اور سعید [illegible] صرف خطرات مذکورہ بالا سے تحفظ ہی نہ پائی بلکہ خداتعالے کا ایک نشان اور اسکے نبی کی پیشگوئی اپنی زندگی میں پوری ہوتی دیکھکر ایمانی قوت میں بہت ترقی کر گئے اور ہمارے ایمان پر ایک معرفت کا رنگ آگیا۔ اب ان تمام حیرتوں سے چھوٹ گئے جو ان پیشگوئیوں کے بارے میں دلوں میں پیدا ہوا کرتی ہیں جو پوری ہونے میں نہیں آتیں۔

بائیسواں فائدہ - ہم خداتعالے کے بھیجے ہوئے بندہ پر ایمان لا کر اس سخط اور غضب الٰہی سے بچ گئے جو ان نافرمانوں پر ہوتا ہے کہ جن کے حصہ میں بجز تکذیب انکار کے کچھ نہیں۔

تیئیسواں فائدہ - یہ کہ ہم ان فیوض اور برکات کے مستحق ٹھہر گئے۔ جو ان مخلص لوگوں پر نازل ہوتے ہیں جو حسن ظن سے اس شخص کو قبول کرتے ہیں کہ جو خداتعالے کی طرف سے آتا ہے۔

یہ تیئیس فوائد اس مناسبت سے کہ صدی کے بھی تیئیس سال گزرے ہیں بہت ہی دلچسپ ہونگے۔ اخیر میں قرآن کریم کی دو آیات جو اللہ کی طرف سے آنے والے کو ماننے کے جو فوائد و ثمرات ہیں لکھتا ہوں ملاحظہ فرمائیے۔ أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ

شبیہن سورۃ ۲۹ (اللہ کی طرف بلانے والے کو (دیکھو داعی کو عام رکھا گیا ہے کہ جب کوئی ایسا مناد ہدایت کی پکار دے کہ بلا چون وچرا) مان لو۔ اللہ تمہارے گناہ بخشدیگا تمہاری کمزوریاں دور کردے گا اور درد دینے والے عذاب سے (دنیا کا ہو یا آخرت کا۔ بھوک ہو غم ہو افلاس ہو وبا ہو) بچالے گا۔ اور جو اللہ کی منادی کو نہ مانیگا۔ تو وہ خدا سے کہیں بھاگ نہیں سکتا۔ کیونکہ اسکے سوا تو کوئی مددگار حمایتی نہیں جو خدا کی گرفت سے بچالے) یہی لوگ صاف صاف گمراہی میں ہیں اور ہلاک ہونے والے ہیں) اس آیت میں ماننے اور نہ ماننے دونوں پہلوؤں کا ذکر ہے (۳) جو ایمان لائے ہیں كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ محمد ۲ (انکی برائیاں اور عیوب دینی دنیوی جس سے وہ تنزل میں جا رہے ہیں دور کردیگا۔ اور ان کا ظاہری باطنی حال سنوار دیگا)

تصوف

گزشتہ سے پیوستہ

۱۱۔ صوفیہ میں تکلف نہیں ہوتا۔ وہ مدارات تو کرتے ہیں مگر مداہنت ونفاق سے پرہیز کرتے ہیں۔ مدارات تو یہ ہے کہ نرمی و رفق سے اپنے بھائی کی اصلاح چاہے یا بامید اسکی بہتری ہو۔ اور اگر اس ہو کوئی امر کہ نہ معلوم ہو تو برداشت کرے۔

اور مداہنت یہ ہے کہ تیری نیت میں طلب جاہ ہو ی ہو۔ اور اس وجہ سے تو امر بالمعروف نہ کہے صوفیہ نہ تو بالکل بے تکلف ہو جاتے ہیں اور نہ منقبض رہتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں سے زیادہ کھلنا۔ بدخلقیوں کو بھی کھینچ لاتا ہے اور انقباض عداوت پیدا کرتا ہے۔ پس وہ بین بین حالت میں رہتے ہیں اور اپنے بھائیوں کی عیب جوئی نہیں کرتے۔ بلکہ پردہ پوشی کرتے ہیں۔ ایک بزرگ نے اپنے دوستوں سے کہا کہ اگر بحالت خواب کسی کا کپڑا کھل جائے۔ تو تم کیا کرو انہوں نے یک زبان جواب دیا کہ اسے ڈھانک دیں۔ آپ نے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم میں اس کوئی ایک کلمہ اپنے بھائی کے حق میں سنتا ہے پھر اسمیں بڑھا دیتا ہے اور بڑھا کے اسے شائع کرتا ہے کیا یہ کشف عورت نہیں۔

آداب صوفیہ میں سے یہ بھی ہے کہ وہ غائبانہ اپنے بھائی کے لئے آمرزش طلب کرتے اور اللہ تعالٰی سے اسکی بہبود کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ سبحان اللہ! کیا نیک لوگ گذرے ہیں ایک بھائی کسی غلطی میں گرفتار ہوا۔ اسنے اپنے دوسرے بھائی جس کے ساتھ عہد محبت تھا کہلا کہ میری حالت ٹھیک نہیں رہی آپ چاہیں تو مجھ سے قطع تعلق کرلیں اسنے کہا میں ہرگز ایسے وقت میں تم سے الگ نہیں ہونگا کہ یہ بے وفائی ہے بلکہ تمہارے لئے دعائیں کرونگا۔ چنانچہ اس نے عہد کرلیا کہ وہ روزے سے رہیگا جب تک اسکا بھائی اپنے پہلے حال میں نہ آجائے۔ چنانچہ چالیس دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ یہانتک کہ اسکے بھائی نے خبر دی وہ بات مجھ سے دور ہوگئی۔

صوفیہ اپنے دوست کو مدارات و عذر خواہی کی تکلیف نہیں دیتے اور وہ دوست کی خواہش کو اپنی خواہش پر بہر حال مقدم رکھتے ہیں۔ اور اپنے دوست کو کسی ایسی بات کی تکلیف نہیں دیتے جو اسکے لئے مشکل ہو

حضرت علی کا ارشاد ہے کہ سب دوستوں سے بدتر وہ ہے جو تجھ عذر خواہی کا محتاج کرے یا اسکے لئے تجھے تکلف کرنا پڑے۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں میرے اوپر نہایت بھاری وہ ہے جو میرے لئے تکلف کرے۔ اور سب سے ہلکا میرے قلب پر وہ ہے کہ میں اسکے ساتھ ایسا رہ سکوں جیسا تنہائی میں رہتا ہوں۔

خلاصہ یہ کہ یہ لوگ اپنے مولا کے ہو کر رہتے ہیں یا اگر کچھ چاہتے ہیں تو اپنے مولے کے نہ کہ اپنے نفس کے لئے کسی کی محبت اختیار کرتے ہیں تو خدا کے لئے چھوڑتے ہیں تو خدا کیلئے

اطلاع

تشحیذ الاذہان آئندہ ہر انگریزی مہینے کی پانچ تاریخ کو قادیان سے شائع ہوا کریگا۔ کیونکہ بیسویں تاریخ روانہ کرنے سے رسالہ اکثر احباب کے پاس دوسرے مہینے میں پہنچتا تھا۔ نیز پہلے رسالہ الہ بخش پریس میں چھپتا تھا۔ یہ پریس بند ہوگیا اسلئے اب ضیاء الاسلام پریس میں اسکا چھاپا جانا منظور ہوا ہے۔ جس کے لئے ہم اپنے ضلع کے بیدار مغز رحمدل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے ممنون ہیں +

"تصدیق خلافت احمدیہ"

پیغام انجمن کی طرف سے ایک ٹریکٹ بنام "تقریریں اور انکا جواب" شائع ہوا ہے۔ جس میں قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے خلافت احمدیہ پر ایسے خطرناک حملے کئے ہیں کہ الاماں حتیٰ کہ اکثر عبارتوں سے مسیح موعود کی تحریروں کی بھی تکذیب لازم آتی ہے۔ ذیل میں معترض مجیب کے ہیڈنگ کے ماتحت مختصر جواب دیئے جاتے ہیں۔ معترض سے مراد قاضی صاحب ہیں۔ مجیب سے مراد راقم مضمون ہے۔ اور اس مضمون میں جہانتک ہو سکا ہے۔ زیادہ تر مسیح موعود کی تحریروں کو پیش کیا گیا ہے یعنی کوئی بیچ حصہ مسیح موعود کی تحریروں سے لیا گیا ہے۔ اور نیز اس میں محض امر خلافت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ نبوت کے متعلق اس میں کوئی بحث نہیں۔ سوائے ایسے امور کے جہاں انکا اثر خلافت پر پڑتا ہو۔ اور نیز اصولی بحث کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ فروعی باتوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے لئے موجب ہدایت بنائے۔ آمین یا رب العلمین۔

(معترض) میرے نزدیک منعم علیہ گروہ میں وہی داخل ہے جو یہ مانے کہ × × × × × (۳) مسیح موعود کے بعد جب تک کوئی شخص مامور من اللہ نہ ہو اور قرب و وحی سے مخصوص نہ ہو۔ اسکا کوئی قول وفعل جماعت احمدیہ پر حجت نہیں ہو سکتا۔" (صفحہ ۴)

(مجیب) جناب قاضی صاحب آپکا یہ پیش کرنا آیا بحیثیت مامور من اللہ ہونے کے ہے یا کسی خاص وحی والہام کی بنا پر اگر نہیں تو بموجب آپکے ہی پیش کردہ اصول کے ہمارے لئے حجت نہیں آپ کیا مامور ہیں ہیں یا کسی خاص وحی سے منعم علیہ گروہ میں داخل ہونے کے لئے مندرجہ بالا اصول پیش کیا ہے۔ اگر دونوں صورتوں میں سے ایک بھی نہیں اور ہرگز نہیں تو آپکا یہ کہنا بالکل لغو ٹھہرتا ہے۔ اب ذرہ مسیح موعود کی بھی سن لیجئے۔ تاکہ معلوم ہو کہ آپ مسیح موعود کے کس قدر مخالف کہہ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نبی اللہ مقلدین و غیر مقلدین میں فیصلہ فرماتے ہوئے یوں ارشاد

فرماتے ہیں:- ذرہ کان کھول کر سن لو- شاید کام آئے-

"پس اس نشان کا فیصلہ یہ ہے کہ اہل بصیرت اور معرفت اور تقوی اور طہارت کے قول اور فعل کی اس حد تک تقلید کرنی ضروری ہے جب تک کہ بداہت معلوم نہ ہو کہ اس شخص نے عمداً یا سہواً قرآن اور حدیث کو چھوڑ دیا ہے- کیونکہ ہر ایک شخص حقائق دین تک نہیں پہنچ سکتی- لا یمسہ الا المطہرون- مطہر کا دامن پکڑنا ضروری ہے مگر ساتھ ہی شرط ہے کہ وہ شخص جس کی ان شرطوں کے ساتھ تقلید کی جائے مقتضیات دینی جو حالات موجودہ زمانہ کے موافق پیش آویں- انہیں حل کر سکے- اسکی طرف اشارہ حدیث من لم یعرف امام زمانہ الخ کرتی ہے" فتاوی احمدیہ ص

پس یہ خدا کے مقرر کردہ حکم کا فیصلہ ہے اور یہی سچا فیصلہ ہے اس میں صاف اور صریح طور سے مطہر کا دامن پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسکی اطاعت کو نبی کی تعلیم کے ماتحت ضروری اور لازمی ٹھہرایا گیا ہے پس تم میں کوئی سعید روح جو اس قطعی فیصلہ کو ٹالے- پھر غیر مقلدین کی نسبت رائے ظاہر کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں "جس حالت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون- اور ایسا ہی حدیث نبوی میں بھی ہے کہ تم دیکھ لیا کرو کہ آپنے دین کو کس سے لیتے ہو- پس یہ کیونکر ہو سکے کہ ہر ایک شخص جس کو ایک کامل حصہ تقوی کا بھی حاصل نہیں اور نہ وہ بصیرت اس کو عطا کی گئی ہے جو پاک لوگوں کو دی جاتی ہے وہ جس طرح چاہے قرآن کے معنے کرے اور جس طرح چاہے حدیث کے معنی کرے بلکہ بلاشبہ وہ ضلوا اور اضلوا کا مصداق ہوگا" فتاوی احمدیہ ص

دوستو! خدارا خوف کرو ہم اس سے زیادہ کچھ منوانا نہیں چاہتے کہ مسیح موعود کی تعلیم کے ماتحت ایک کو اپنا مطاع کامل مان لو اور مسیح موعود کے مقابل اگر کوئی بات کہے تو اسکی نہ مانو- حضرت اقدس کیسے صاف اور صریح لفظوں میں ایک مطہر اہل علم و بصیرت کی اطاعت اور تقلید کو ضروری ٹھہراتے ہیں بیشک ایک مامور کے مقابل ہیں اور اسکی موجودگی میں کسی غیر مامور کے پیچھے چلنا معصیت ہے اور گناہ

ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جب خدا کا نبی موجود نہ ہو تو اسوقت کیا کیا جاوے کیا ہر ایک کو اپنا آپ امام تصور کر لینا چاہئے اور بعض غیر مقلدین کی طرح اسوقت ہر ایک طبقہ کے لوگوں اور ہر ایک مرتبہ کی عقل کو اسقدر آزادی دی جاوے جس سے دین میں خطرناک نقصان ہو جیساکہ اب اس آزادی سے نقصان ہوا ہے۔ چنانچہ مسیح موعود کو اگر کوئی خدا کی وحی (دنیا میں ایک نبی آیا یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر وغیرہ وغیرہ) کے مطابق اور حدیث صحیح کے ماتحت (جیسے کہ مسیح موعود نے فرمایا میں وہ ہوں جسکا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے نزول المسیح صفحہ ۴۸) نبی اللہ کہے تو صاف اور صریح لفظوں میں اسکو کافر اور بے دین قرار دیا جاتا ہے قادیان کو ایک اجڑا ہوا دیار اور مشرکوں کا مسکن۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کو اسلام کا دشمن اور سلسلہ احمدیہ کی بیخکنی کرنے والا مشرک و متکبر ہمنے اپنے کانوں سے سنا اور لکھا ہوا دیکھا۔ خلیفۃ المسیح ثانی کو گالیاں دینے میں کوئی حد ہی نہیں رہی یہانتک کہ بات بات میں نوح کا بیٹا اسکو کہا جاتا ہے الغرض بے قیدی اور آزادی کا راستہ اسقدر کھل گیا ہے کہ بغل میں الوصیت ہو اور کچھ اردو دانی کی لیاقت اور پھر ایسے شخص کو جب ایسے منکرین خلافت کسی امام کی ضرورت نہیں پس ایسی آزادی دین نبوی کے برخلاف ہے اور انبیاء علیہم السلام کے آنے کو عبث قرار دیتی ہے اللہ تعالے رحم فرماوے۔ اسلام ایسی آزادی کی تعلیم نہیں دیتا کیونکہ سے

اسلام چیز کیا ہے ؟ خدا کے لئے فنا ✣ ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

(معترض) امت موسویہ میں جو خلفاء گزرے ہیں بعض ان میں سے صرف نبی تھے۔ اور بعض صرف بادشاہ مگر صالح اور دیندار اور بعض نبی اور بادشاہ دونوں تھے اور یہی کیفیت اور مماثلت امت محمدیہ میں موعود ہے۔ ”سلہ خلیفہ یا تو مامور ہوگا یا بادشاہ صلہ“

(مجیب) حضرت اقدس نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

”ہر چہ از خود آورد او نجس و مردار آورد“

سو یہی مثال ان لوگوں کی ہے خلافت کے لئے نبوت اور بادشاہت کو لازمی ٹھہرانا کونسی آیت قرآنی کے

سلہ خواجہ کمال الدین اور مولوی غلام حسن کو جو خلیفۃ المسیح لکھا گیا ہے یہ مامور ہیں یا بادشاہ اور سیدنا نور الدین کو خلیفۃ المسیح انہوں نے کیوں تسلیم کیا ۱۲

ماتحت ہے یا کونسی وحی مسیح موعود ہے یا کونسی وہ تحریر ہے جو مسیح موعود نے ایسی پیش کی جس میں خلافت کے لئے نبوت یا بادشاہت کو لازمی قرار دیا اگر ہے تو پیش کرو۔ اور اگر نہیں تو آپ کا قول کیوں ردّی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لائق نہیں۔ مسیح موعود کے لئے تو آپکا یہ قانون ہو کہ اسکی کوئی رائے جو کسی الہام کی بنا پر نہ ہو اور الہامی اجتہادی تشریح اگر واقعات صحیحہ اسکو غلط ثابت نہ کریں۔ تو دوسرے درجہ پر قابلِ حجت ہے"۔ ص لیکن شرم کا مقام ہو کہ اپنے لئے گویا آپ کی ہر ایک بات وحی من السماء کا حکم رکھتی ہو سنو اور ذرا غور سے سنو۔ حضرت اقدس مسیح موعود خلافت نبی کی یہ تعریف کرتے ہیں۔

"اے لوگو! جو مسلمان کہلاتے ہو برائے خدا سوچو کہ اس آیت استخلاف کے یہی معنی ہیں کہ ہمیشہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی بینائی رہیگی اور غیر مذاہب والے تم سے روشنی حاصل کرینگے۔ اور یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذاہب والوں کو حق کی دعوت کرنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے یہی وہ چیز ہے جسکو دوسرے لفظوں میں **خلافت** کہتے ہیں۔" شہادۃ القرآن ص۵۶

جناب قاضی صاحب! آپکا یہ فرمانا کہ خلیفہ یا نبی ہو یا بادشاہ۔ کیسا باطل ہوا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود خلافت نبی کے ان دو شرطوں میں سے ایک بھی بیان نہیں فرماتے۔ حضرت اقدس تو روحانی زندگی اور باطنی بینائی کی لیاقت کو خلافت قرار دیتے ہیں اور آپ نبوت یا بادشاہت کو اب آپ ہی فرمادیں کہ آپ کی مانیں یا حضرت اقدس مسیح موعود کی

جناب قاضی صاحب! کیا یہ فرمانا کہ خلیفہ مامور ہو یا بادشاہ دو پہلو سے غلط ہو (اول) قرآن شریف سے۔ کیونکہ قرآن شریف میں نبوت اور بادشاہت کو الگ الگ کرکے پیش کیا گیا ہو۔ اور نبی کے لئے بادشاہ ہونا۔ یا بادشاہ کے لئے نبی ہونا کوئی لازم ملزوم بات نہیں۔ پس جبکہ خود نبی کے لئے بادشاہ ہونا شرط نہیں۔ تو خلفاء نبی کے لئے بادشاہ ہونا کیونکر شرط ہو سکتی ہے اور باقی رہا مامور ہونا۔ سو حضرت نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے پہلے تک خلفاء انبیاء نبی اور مامور ہوتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کی وجہ سے ہر ایک خلیفہ کا لازمی طور سے نبی ہونا ممتنع و محال ہو گیا۔ تا آنحضرت صلعم کی شان ختم نبوت قائم رہے۔ اور اسمیں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہو۔ پس خاتم النبیین کے بعد خلفاء نبی کے لئے نبی یا بادشاہ کی شرائط پیش کرنا نادانی ہے ✤

(دوم) خدا کا فعل اسکے بالکل برخلاف ہے کیونکہ ایک آیت قرآنی بھی اس امر کی تصدیق نہیں کرتی۔ کہ امت موسویہ میں محض بادشاہ خلفاء موسیٰ علیہ السلام میں داخل تھے۔ بلکہ کوئی ایک بھی ایسی آیت نہیں جہاں محض بادشاہ پر خلیفہ کا لفظ بولا گیا ہو۔ بلکہ موسیٰ کے تمام خلفاء نبی تھے۔ جیسے کہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اگر تمام خلفاء امت محمدیہ کو نبی کے نام سے پکارا جاتا۔ تو امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا۔ اور اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے پکارا نہ جاتا تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا کیونکہ موسیٰ کے خلفاء نبی ہیں"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

اور واقعات سے یہ بات ثابت شدہ ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سوائے مسیح موعود کے کوئی نبی اللہ کے نام سے مخصوص نہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱) پس امت محمدیہ میں باوجود غیر نبی اور غیر بادشاہ ہونے کے بعض افراد امت خلفاء محمد رسول اللہ کہلاتے رہے۔ اس سے لازم آیا کہ خلفاء نبی کا نبی یا بادشاہ ہونا شرط نہیں۔

پس سورۃ استخلاف میں محمدی خلافت کو جو موسوی خلافت سے مماثلت دی گئی ہے وہ محض وہی خلافت ہے جسکا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود نے روحانی زندگی اور باطنی بینائی کی لیاقت کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔ اور اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد دو طرح سے خلافت ہوئی ہے۔

ایک تو خلافت بالسکینہ ہے اور دوسری خلافت بالوحی یا بالامر ہے۔ پہلی خلافت خدا کی زبردست قدرت سے نبی کی عین وفات کے بعد قائم ہوتی ہے اور دوسری خلافت خدا کی وحی سے

اور چونکہ سوائے مسیح موعود کے اور خلفاء امت میں سے کوئی نبی نہیں۔ لہذا خلافت بالوحی اور خلافت بالسکینہ کو ایک ہی جگہ ذکر کر دیا گیا۔ اور دونوں قسم کے خلفاء ایک ہی قسم میں داخل ہیں بعض ان میں سے صاحبِ وحی ہیں اور بعض صاحبِ وحی نہیں مگر امر خلافت میں دونوں ایک ہی ہیں۔ تاوقتیکہ کسی کو مقام نبوت عطا کیا جاوے جس سے وہ تمام خلفاء سے متمیز اور ممتاز ہو سکے۔ اسلئے مسیح موعود کا سورہ استخلاف سے علیحدہ بھی ذکر کیا گیا ہے

(معترض) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی خلافت مملکت کے رنگ میں تھی۔ ص ۹

(مجیب) جھوٹ اور محض غلط۔ جناب قاضی صاحب! کیا آپنے اس بات کا ٹھیکہ اٹھا لیا ہے کہ ہر ایک بات میں مسیح موعود کی مخالفت کی جاوے۔ لائیے حسب پیش کردہ اصول خود اسکی تائید میں قرآنی آیت پیش کیجئے۔ نہیں تو کسی آنحضرت صلعم کی ہی حدیث کا حوالہ دیجئے۔ اور اگر اس سے بھی انکار ہو تو مسیح موعود کی تحریر سے کوئی حوالہ پیش کریں۔ اور اگر یہ بھی نہیں تو کم از کم ایسے الفاظ کہنے سے تو باز آجاویں سنئے مسیح موعود کیا فرماتے ہیں:۔

"وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیش آجاتا ہے × × × دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر کے وقت میں ہوا × × × اور خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا × × ×" الوصیت

اس میں صاف اور صریح طور پر حضرت ابوبکر کو نبی کا خلیفہ پیش کیا ہے اور اسلام کا تھام لینا انکی طرف منسوب کیا ہے پس اگر اسلام بادشاہت اور مملکت کا نام ہے تو بیشک وہ مملکت کے رنگ میں خلفاء ہونگے اور اگر اسلام دین اور مذہب کا نام ہے تو وہ یقیناً دینی خلفاء تھے۔

یہ امر کہ حضرت ابوبکر اور عمر دینی خلفائے اسلام تھے نہ کہ سیاسی۔ مندرجہ ذیل پانچ باتوں

سے مستنبط ہوتا ہے۔

(اول) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے انکو خلفاء راشدین مہدیین فرمایا۔ سیاسی خلیفے نہیں فرمایا۔

(دوم) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے خلافت راشدہ علیٰ منہاج النبوت کی مدت تیس سال مقرر فرما کر بتا دیا۔ کہ دینی خلفاء اور سیاسی خلفاء الگ الگ ہیں۔

(سوم) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۴ ماہ دس دن خلافت کر کے اپنی خلافت کو بدیں الفاظ امیر معاویہؓ کی طرف منتقل کر دیا کہ اب خلافت راشدہ کا زمانہ گزر گیا ہے۔ اور مملکت کا رنگ میں چاہتا نہیں۔

(چہارم) امر خلافت میں مسیح موعود نے حضرت ابوبکر صدیق کو محمدی سلسلہ خلافت کا اول اور اپنے آپ کو آخر تسلیم کیا ہے اور بعض واقعات میں حضرت ابوبکر اور اپنے درمیان بشدت مشابہت پیش کی ہے دیکھو تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۱ - ۶۲ - پس اس سے بھی ابوبکر کا دینی خلیفہ ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف مسیح موعود کی خلافت سیاسی نہ تھی۔ اور دوسری طرف حضرت ابوبکر کی خلافت بدعت والی نہ تھی لہذا مشابہت کے قیام کے لئے حضرت ابوبکر کا روحانی اور دینی خلیفہ ہونا لازم ہے ورنہ مشابہت باطل ہوئی جاتی ہے

(دلیل پنجم) حضرت مولوی نور الدین صاحب نے مسجد میں قرآن کو ہاتھ میں لے کر خدا کی قسم کھا کر کئی ہزار ہا آدمیوں کے سامنے بڑے زور سے بیان کیا۔ کہ

"جس طرح ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما خلیفہ ہوئے اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا۔" (تقریر لاہور)

پس اس سے بھی ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر کی خلافت سیاسی نہ تھی بلکہ انہی معنوں میں تھی جن معنوں میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تھی حضرت مولوی نور الدین صاحب جیسے عالم باعمل مسیح موعود کے خاص الخاص صحابی کا اپنے حلفیہ بیان میں جھوٹا ہونا محال ہے۔

(معترض) سیدنا حضرت مسیح موعود کو (حضرت محمد رسول اللہ۔ حضرت موسیٰ۔ اور حضرت عیسیٰ ہیں) حضرت مسیح ناصری سے زیادہ مشابہت اور مماثلت ہے لہٰذا اس رسول (حضرت مسیح ناصری) کا سا معاملہ اسکے ساتھ ہوگا صفحہ ۲۴۔ گو عبارت کی ترتیب یہ نہیں مگر مطلب اور الفاظ یہی ہیں۔

(مجیب) قاضی صاحب! آپکا یہ فرمانا کہ مسیح موعود کو حضرت مسیح ناصری سے بہ نسبت نبی کریم کے زیادہ مشابہت اور مماثلت ہے ایسا بد قول ہے کہ جس ہی مسیح موعود کا کاذب اور مفتری ٹھہرنا بالکل قرین قیاس ہے تعجب ہے کہ آپ بات بات میں مسیح موعود پر حملے کرتے ہوئے ذرہ نہیں جھجکتے اگر آپکے کان سننے کے ہوں تو ذرہ دل لگا کر سنو۔ خدا کا مسیح کیا فرماتا ہے وہ فرماتا ہے۔

"خدا نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے اپنی طرف سے مامور کرکے بھیجا ہے اور آدم سے لیکر اخیر تک جس قدر نبی گزر چکے ہیں۔ سب کے نام میرے نام رکھدئیے اور سب سے آخری نام میرا عیسیٰ موعود اور احمد اور محمد معہود رکھا۔ اور دونوں ناموں کے ساتھ بار بار مجھے مخاطب کیا۔ ان دونوں ناموں کو دوسرے لفظوں میں مسیح اور مہدی کرکے بیان کیا گیا ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۳)

پس یہ کہنا کہ مسیح موعود صرف مسیح ناصری ہی سے مشابہت رکھتے ہیں محض غلط اور بے بنیاد ہے اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر سو مشابہتوں میں سے مسیح موعود کی ۱۰ شابہتیں ایسی ہیں جو مسیح ناصری سے مشابہ ہیں تو ۹۰ ایسی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے مشابہ ہیں کیا قاضی صاحب! آپ نے کبھی نہیں پڑھا جو مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

"پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب ٭ گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار"

ایک طرف تو حضرت مسیح موعود ہیں۔ جو اپنے سلسلے دعوے کا دار و مدار احمد ہونے پر قرار دیتے ہیں اور ایک طرف آپ جیسے مریدین مسیح موعود ہیں کہ سارا دعوے کا دار و مدار مسیح ہونے پر ٹھہرا رہے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حضرت اقدس کے مسیح اور مہدی ہونے کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں ورنہ بھولے سے بھی ایسا کلمہ تکذیب اپنے منہ سے نہ نکالتے کہ مسیح موعود کو محمد رسول اللہ

سے کچھ نسبت نہیں جو کچھ نسبت ہے مسیح ناصری سے ہے آپ ذرہ اس حقیقت کو مسیح موعود کی ہی زبانی سن لیویں۔

"مجھکو مسیح عیسیٰ بن مریم کا مظہر بنایا۔ تاکہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرماوے اور مجھکو مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور روایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے۔ اور لوگوں کو غفلت اور گنہگاری کے میل سے پاک کرے۔" خطبہ الہامیہ ص ۲۲

پس مسیح موعود دفع شر کے لئے تو عیسیٰ مسیح ہے۔ اور افاضہ خیر کے لئے محمد مہدی ہے: وراسی حقیقت کو آپنے بار بار اپنی کتابوں میں کھول کر بیان فرمایا اور لکھا ہے کہ مہدی آخر زمان کے لئے مسیح اور مہدی دونوں صفتوں کا وارث ہونا لازمی اور ضروری ہے چنانچہ فرمایا۔

"اور مہدی آخر زمان کے لئے جسکا دوسرا نام مسیح موعود بھی ہے بوجہ ذوالبروزین ہونے کے ان دونوں صفتوں کا کامل طور پر پایا جانا ازبس ضروری ہے × × ×

اور مہدی کا نام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اور مسیح کا نام حضرت عیسیٰ سے کچھ خصوصیت رکھتا ہے۔" اربعین ۲ ص ۱۴

پس مسیح موعود کو مشابہت میں مسیح ناصری سے مخصوص کردینا صاف اور صریح اس امر کی دلیل ہے کہ مسیح موعود کے مہدی ہونے سے انکار کیا جاوے۔ حالانکہ یہ بالبداہت باطل ہے حضرت مسیح موعود نے ہزاروں جگہ (دیکھو رسالہ جہاد صفحہ ۷) لکھا ہے کہ دفع شر کے لئے تو میں مسیح ہوں اور افاضہ خیر کے لئے میں مہدی ہوں اور یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ دفع شر کو افاضہ خیر سے کوئی نسبت نہیں اگر کوئی نسبت ہو سکتی ہے۔ تو وہ محض جزو کل کی ہو سکتی ہے جیسے کہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"دجال کو قتل کرنا صرف دفع شر ہے جو مدار نجات نہیں مگر آسمان سے ایمان کو واپس لانا اور لوگوں کو مومن کامل بنانا افاضہ خیر ہے جو مدار نجات ہے اور افاضہ خیر سے دفع شر کو کچھ نسبت نہیں۔ اور جو شخص افاضہ خیر کر سکتا وہ دفع شر پر بھی قادر ہے" (حقیقۃ الوحی ص ۶۶)

پس مسیح موعود کو اگر کلی اور مکمل مشابہت ہو سکتی ہے تو وہ حضرت نبی کریم صلعم سے ہے کیونکہ افاضہ خیر کی وجہ سے مسیح موعود و محمد مہدی کہلاتے ہیں اور افاضہ خیر ہی وہ چیز ہے جو مدار نجات ہے۔ پس افسوس اس قوم پر جو محض پوست پر گزارہ کرتی ہے اور مغز کو چھوڑ دیتی ہے میں پھر کہتا ہوں کہ اگر دنیا میں کوئی رسول ہے جس کے ساتھ مسیح موعود کی مشابہت ہو سکتی ہے۔ صرف محمدؐ رسول اللہ ہی ہے ورنہ مسیح ناصری کو افاضہ خیر میں مسیح موعود سے ذرہ کی بھی نسبت نہیں۔ سنیئے اور ذرہ دل لگا کر پڑھئے۔

(۱) حضرت مسیح موعود کی بعثت ساتویں ہزار میں ہوئی جو کہ ہدایت کا ہزار مقدر ہے اور حضرت نبی کریم صلعم کی بعثت بھی ایسے ہزار میں ہوئی۔ جو ہدایت کا ہزار ہے یعنے پانچویں ہزار میں لیکن مسیح ناصری کی بعثت ایسے ہزار میں ہوئی جو ضلالت کا ہزار ہے لہذا ہدایت کے زمانہ کے اعتبار سے مسیح موعود کو نبی کریم صلعم سے خاص مناسبت ہے نہ کہ مسیح ناصری سے (مفصّل دیکھو لیکچر سیالکوٹ)

(۲) حضرت مسیح موعود کا کل دنیا کی طرف نبی ہو کر آنا ثابت ہے جیسے کہ الہام دنیا میں ایک نبی آیا ما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین وغیرہ وغیرہ الہامات سے ثابت ہے بعینہ اسی طرح حضرت نبی کریم صلعم کو کل دنیا کی طرف مبعوث فرمایا۔ لیکن حضرت مسیح ناصری کی دعوت کا دائرہ محدود تھا۔ لہذا ہدایت کی دعوت کے اعتبار سے مسیح موعود حضرت نبی کریم کے مثیل و مشابہ ہیں نہ کہ مسیح ناصری کے۔

(۳) حضرت مسیح موعود کے وقت میں تکمیل اشاعت ہدایت ہوئی (دیکھو تحفہ گولڑویہ صنا) اور حضرت نبی کریم صلعم کے وقت میں تکمیل ہدایت ہوئی۔ لیکن مسیح ناصری کے وقت میں نہ تو تکمیل ہدایت کاملہ ہوئی۔ نہ ہی تکمیل اشاعت ہدایت۔ پس تکمیل کے پہلو سے مسیح موعود کا نبی کریم کے مشابہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ نہ کہ مسیح ناصری کے

(۴) حضرت مسیح موعود کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی گئی یعنی ختم ولایت۔ اور حضرت

نبی کریم صلعم کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی گئی۔ یعنی ختم نبوت۔ لیکن مسیح ناصری کا افاضہ کمال کے معنوں میں نہ ہی تو خاتم النبیین اور نہ ہی خاتم الاولیاء ہونا ثابت ہے۔ لہٰذا افاضۂ ہدایت میں مسیح موعود حضرت نبی کریم صلعم کے مشابہ ہیں نہ کہ مسیح ناصری کے۔ کیونکہ مسیح ناصری بطور ابتلا کے خاتم الخلفاء تھے۔ اور حضرت نبی کریم اور مسیح موعود بطور اصطفا کے خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیا تھے۔

(۵) حضرت مسیح موعود کا کمال اور ایمان دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے اسقدر نشانات اور معجزات دکھلائے کہ بجز نبی کریم صلعم کے کیفیت اور کمیت اور مقدار کے لحاظ سے اسقدر نشانات کا پورا ہونا ناممکن بلکہ محال ہے لہٰذا اس صورت میں مسیح موعود کا حضرت نبی کریم کے مشابہ ہونا لازم آیا۔ نہ کہ مسیح ناصری کے۔

(۶) حضرت مسیح موعود کے روحانی افاضہ اور قوت قدسیہ کے اثر سے شہزادہ عبد اللطیف جیسے شخص نے اپنی جان کو قربان کر دیا۔ جیسے کہ آنحضرت صلعم کے وقت میں صحابہ نے کیا لیکن مسیح ناصری کے وقت میں ایسی قوت قدسیہ اور کمال فیضان کی تاثیر کی نظیر نہیں ملتی۔ پس اس سے بھی مسیح موعود کا حضرت نبی کریم کے مشابہ ہونا لازم آیا۔ نہ کہ مسیح ناصری کے۔

(۷) حضرت مسیح موعود کے بعد خدا تعالےٰ نے حضرت مولوی نور الدین کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیا جیسے کہ حضرت نبی کریم صلعم کے بعد حضرت ابو بکر کے وقت میں ہوا۔ پس اس سے بھی مسیح موعود کا حضرت نبی کریم کے مشابہ ہونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ مسیح ناصری کے ساتھ۔

(۸) حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ "خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ قیامت تک اور جب تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع نہ ہو جاوے تیری برکات ظاہر کرتا رہوں گا۔" (تحفہ گولڑویہ) پس اسقدر برکات کے نزول میں اگر کوئی رسول شریک ہو سکتا۔ تو وہ محمد رسول اللہ صلعم ہی ہے نہ کہ مسیح ناصری جسکی برکات اسکے ساتھ ہی ختم ہو گئیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی برکات کی نسبت فرماتے ہیں۔

"مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا ✤ میری مرہم سے شفا پائیگا ہر ملک و دیار"

پھر فرمایا "میں خدا سے ہوں۔ اور مسیح مجھ سے ہے" پھر فرمایا "سر سے لیکر پاؤں تک وہ یار ہے مجھ میں نہاں"۔ پس جاذب برکات اور حامل نشانات کے رنگ میں اگر کوئی مسیح موعود کا شریک ہو سکتا ہے تو صرف محمد رسول اللہ ہی ہیں نہ کہ مسیح ناصری۔

(۹) حضرت مسیح موعود کو داعی الی اللہ اور سراج منیر کے دو نام عطا ہوئے ہیں (دیکھو اربعین ۲) اور یہی دو نام ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہیں۔ لیکن مسیح ناصری ان ناموں سے مخاطب نہیں ہوا۔ پس اس سے بھی مسیح موعود کا آنحضرت صلعم کا مشابہ ہونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ مسیح ناصری کے۔

(۱۰) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل سے ایک شخص کھڑا کیا جاویگا۔" (تحفہ گولڑویہ ص۹۵) اور حقیقۃ الوحی میں فرمایا "وہ اس کا جانشین ہوگا" ص۳۱۲ اور الہام الہٰی میں اسکی نسبت 'فضل عمر' کا خطاب ہے۔ پس خدا کے فعل نے ثابت کیا۔ کہ یہ بات بھی مسیح موعود کے مثیل محمد ہونے پر گواہی دیتی ہے نہ کہ مثیل مسیح ہونے پر۔ تلک عشرۃ کاملہ۔

پس تو میں سے ۹۰ فیصدی مسیح موعود کا مثیل محمد ہونا ثابت ہوتا ہے اور صرف ۱۰ فی صدی مثیل مسیح ہونا۔ اور جیسے دفع شر کو افاضۂ خیر سے کوئی نسبت نہیں صرف جزو کل کی نسبت ہی ویسے ہی مسیح ناصری کو مسیح موعود سے کوئی نسبت نہیں اور اگر کوئی ہی تو محض جزو کل نسبت ہو سکتی ہے۔

(معترض) حضرت سیدنا محمد نے جو کچھ پایا۔ اسکا عشر عشیر بھی مسیح موعود نے نہیں پایا۔ مثلاً اس کو حکومت بھی ملی اور شریعت بھی۔ بھلا مسیح موعود نے ان دو باتوں میں سے کونسی بات پائی۔

(مجیب) جناب قاضی صاحب! مجھے آپکی ذات پر سخت افسوس آتا ہی آپ کو چاہیئے کہ کھلم کھلا مسیح موعود کے بالمقابل نکل کر اعتراض کریں۔ دبی زبان میں مسیح موعود پہ حملے کرنا اچھا کام نہیں آپ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود کو حضرت سیدنا محمد کا عشر عشیر بھی نہیں ملا۔ لیکن خدا اسکے

وجود کو محمد رسول اللہ صلعم کا وجود مقرر فرماتا ہے۔ اور ہر ایک بات میں اسکو محمد رسول اللہ کا شریک کرتا ہے۔ اگر کوئی سننے کی تاب ہو تو سنو۔

"میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ میں بموجب آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے میرا نام محمد و احمد رکھا ہے۔ اور میرے وجود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود مقرر فرمایا ہے"

پھر نزول المسیح میں فرمایا "خدا تعالےٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا" صفحہ ۳۰۔ ایک غلطی کا ازالہ

پھر خطبہ الہامیہ میں فرمایا۔

"خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا ہے اور اسکو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لئے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہانتک کہ میرا وجود اسکا وجود ہو گیا۔ پس جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنے آخرین منہم کے بھی ہیں۔ اور جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں فرق کرتا ہے اسنے مجھکو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے" (۱۷۰-۱۷۱)

پس یہاں سے ثابت ہوا۔

کہ مسیح موعود محمدی حقیقت کا مظہر ہے۔ اور جلالی حلقوں میں نازل ہوا۔ اسلئے خدا کے نزدیک اس کا ظہور نبی مصطفےٰ کا ظہور مانا گیا ہے۔ اور اسکا زمانہ رسول کریم کے زمان معراج کا منتہیٰ اور خیر الوریٰ کی روحانی تجلی کا آخری سرا شمار کیا گیا۔ اور جہاں کے پروردگار کا ہی پختہ وعدہ تھا" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳) جلالی حلقوں کے الفاظ قابل غور ہیں کیا ہی مزے کی بات ہے۔ کہ ہم جو اسکی جماعت میں داخل ہیں وہ تو درحقیقت صحابہ رسول کریم ہیں لیکن جس کی وجہ سے ہم صحابہ کی جماعت میں داخل ہو گئے۔ وہ گویا حضرت نبی کریم کا عشر عشیر بھی نہ تھا۔ یہ کلمۂ انکار ہے جو آپنے بیان کیا۔

کیونکہ مسیح موعود کو حضرت نبی کریم سے الگ اور علیحدہ سمجھنا ایک خطرناک غلطی ہے جس سے بہت سا فساد لازم آتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم کا عشر عشیر بھی حضرت مسیح موعود کو حاصل نہیں لیکن خدا تعالے نے حضرت مسیح موعود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ کا کامل وارث بنایا پس خدا تعالےٰ کے فعل کے سامنے آپکا قول کیا حیثیت رکھتا ہے۔ مخالف مخالفت کرتے کرتے مر بھی جاویں۔ لیکن خدا اپنے کاموں سے نہیں پوچھا جاتا۔ اور انسان ہی کاموں سے پوچھا جاتا ہے۔ پس یا تو خدا کا قول اور فعل غلط ہے۔ یا آپکا۔ اس قول میں آپنے خدا کا مقابلہ کیا ہے۔ وہ خود آپکو اسکا جواب دیگا۔ باقی رہا۔ شریعت اور بادشاہت سو اسکا اول تو یہ جواب ہے کہ نبی کے لئے صاحب شریعت یا بادشاہ ہونا کوئی لازمی اور ضروری نہیں اور کمالات نبوت میں سے نبی کا شارع ہونا یا بادشاہ ہونا ہرگز داخل نہیں۔ پس یہ کوئی امر ایسا نہیں جس سے مسیح موعود کا ناقص ہونا لازم آئے۔ اور دوسرے حضرت مسیح موعود بھی صاحب شریعت اور صاحب مملکت تھے ذرا غور کر کے سُن لو۔ آپ ان معنوں میں صاحب شریعت بھی تھے کہ آپ پر احکام الہی مجملہ اوامر و نواہی اترتے تھے (دیکھو اربعین ۴ صلا) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ اور میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی"

اور دوسرے آپ ان معنوں میں بھی صاحب شریعت تھے۔ کہ آپ مطابق پیشگوئی کے قرآن شریف کو دوبارہ ثریا سے واپس لائے اور مملکت کے لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ

"آسمانی بادشاہت"

اور حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

ملک روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر ؛ گرچہ دنیا میں بہت گزرے امیر و تاجدار

اور الہام الہی "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"۔ ثابت کرتا ہے کہ آپ یعنی مسیح موعود صاحب مملکت ہیں۔

(معترض) جمالی رسول کی خلافت کیسی ہے صلا

(مجیب) قاضی صاحب! آپکی ساری بنیاد صرف اسی اصول پر ہے کہ جمالی رسول کی خلافت نہیں ہوتی۔ مگر سوال یہ ہے کہ آپ کا یہ کہنا کس قرآنی آیت کے ماتحت ہے یا وہ کونسی وحی مسیح موعود ہے یا وہ کونسی الہامی تشریح ہے۔ ذرا پیش تو کر دی ہوتی۔ معلوم نہیں کہ کہاں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جمالی رسول کی خلافت نہیں ہوتی سنئے جناب قاضی صاحب! حضرت مسیح موعود کیا فرماتے ہیں۔

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں۔ اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں میں وہی ہو سکتا ہے۔ جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔" (شہادۃ القرآن صـ۴۲)

اور خلافت کا نبوت کے بعد ہونا لازمی اور ضروری ہے چنانچہ فرمایا۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا میں سے وجود سے اشرف و اولیٰ ہیں۔ ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رکھے سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔" (شہادت القرآن صـ۵۵)

پس ان دو حوالوں سے صریح طور سے پتہ لگتا ہے کہ رسول کے بعد اسکی خلافت کا ہونا ضروری اور لابدی ہے اور اسکی تائید حدیث بھی صاف طور سے کر رہی ہے چنانچہ فرمایا "ما من نبوۃ الا تبعتھا الخلافۃ" پس حضرت نبی کریم کے الفاظ ایک طرف اور مسیح موعود کے الفاظ دوسری طرف صاف اور صریح واضح کر رہے ہیں کہ ہر ایک نبوت کے بعد خلافت کا ہونا از بس ضروری ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ رسول جمالی کی خلافت نہیں ہوتی۔ اسکی تائید کسی کتاب سے ظاہر نہیں ہوتی اور ہو بھی کس طرح سکتی ہے۔ جب خود خدا نے نبی کے لئے بادشاہ ہونا لازم و ملزوم نہیں ٹھہرایا اور کئی ایسے انبیاء دنیا میں مبعوث فرمائے جو بادشاہ نہ تھے۔ پس یہ امر ظاہر کر رہا ہے کہ رسول خواہ جمالی ہو یا جلالی۔ اسکی خلافت کا ہونا لازم و ملزوم چیز ہے۔ بادشاہت چونکہ خاصہ نبوت نہیں۔ لیکن خلافت نبوت کو مستلزم ہے۔ لہذا مملکت کا سوال ہٹا کر اگر دیکھا جاوے تو ہر ایک نبی صاحب جلال و جمال ہوتا ہے۔ چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں۔ سنا میرا خدا میرے ذریعہ بعض نے جلالی اور جمالی صفتیں کھلا دی
میں نور رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں۔ جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے
ہوئے ہیں اور مجھکو فنا کرنے اور زندہ کرنیکی صفت دی گئی ہے مجھکو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے
والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے میرا نیچ سر سبز ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے۔ ایک قوم کو
میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری کو جمال دکھاتا ہوں اور میرے ہاتھ میں ہتھیار ہے
اسکے ساتھ ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں۔ اور دوسرے ہاتھ میں شربت ہے
جس سے دلوں کو زندہ کرتا ہوں۔ ایک کلہاڑی فنا کرنے کے لئے ہے۔ اور ایک دم زندہ
زندہ کرنیکے لئے۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۱-۲۷-۲۸- اور زیادہ دیکھنا ہو تو دیکھو چشمہ معرفت ص ۲۱ لیکچر

پس یہ کہنا کہ جمالی رسول کی خلافت نہیں۔ محض غلط اور بیہودہ ہے۔ جب رسول کا بادشاہ ہونا لازم
ہی نہیں اور دوسری طرف نبوت و رسالت کے لئے خلافت لازمی چیز ٹھہرائی گئی ہے تو پھر یہ کہنا
کہ جمالی رسول کی خلافت نہیں کیونکر ٹھیک اور درست ہو سکتا ہے ایک امر کے بغیر تو نبوت کا بذاتہ
کچھ نقص نہیں آتا اور دوسرے امر کے بغیر نبی کا نبی ہونا باطل ہوتا ہے۔ پس ایک غیر ضروری امر
کو ضروری امر کے لئے مستلزم بنایا اور جس امر کے لئے وہ مستلزم ہے اسکے لئے اسکو غیر مستلزم بنانا
کونسی منطق ہے۔ ذرا قاضی صاحب ہوش کر کے بات کریں۔ ورنہ آپ اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام
کی ہتک کرتے ہیں اور ضروری کو غیر ضروری اور غیر ضروری کو ضروری قرار دیکر لوگوں کو غلطی میں ڈالنا
چاہتے ہیں۔

(معترض) جمالی رسول کی خلافت نہیں ہوتی۔ دیکھو حضرت عیسٰے جمالی رسول تھا۔ ان کی خلافت
کا وجود ہی نہیں ص ۴۵

(مجیب) یہ ایک عجیب علم کلام ہے جو آپنے ایجاد کیا ہے کہ چونکہ حضرت عیسٰے کی خلافت نہیں تھی
لہذا ہر ایک ایسے رسول کی جو حضرت عیسٰے کے رنگ میں ہو۔ خلافت نہیں ہو سکتی۔ لا حول
ولا قوۃ الا باللہ۔ اجی صاحب! پہلے تو آپ کو ایسی کوئی آیت پیش کرنی چاہیئے۔ یا

کوئی حدیث ہی ہی۔ اور یا کوئی مسیح کا کلام ہی ہی کہ جمالی رسول کی خلافت نہیں ہو سکتی۔ پھر مابعد آپ کو مسیح ناصری کی مثال پیش کرنی چاہیئے۔ جب پہلے دعوے ہی ثابت نہیں۔ تو دلیل کیسی یہ دلیل کو دعوے کے رنگ میں پیش کرنا یہ محض آپکا ہی کام ہے۔

جب یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ ہر ایک رسول کی خلافت کا ہونا لازمی امر ضروری ہے خواہ وہ رسول جلالی ہو یا جمالی۔ تو پھر ہم پورے وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ حضرت عیسے کے بعد خلافت نہیں ہوئی۔ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ اور دوسرے اگر مان بھی لیویں کہ حضرت عیسے کے بعد خلافت نہیں۔ تو اس سے حضرت مسیح موعود کی خلافت پر کیا اثر پڑ سکتا ہو مستثنیات بھی تو آخر دنیا میں ہوا ہی کرتی ہیں۔ اور مستثنیات کے لئے بعض وجوہ ہوتے ہیں جنکا پایا جانا حضرت مسیح ناصری میں متحقق ہے یعنے مسیح ناصری کے بعد خلافت نہ ہونے کے دو بڑے اور زبردست وجوہات ہیں۔ جنکا جاننا از بس ضروری ہے۔

وجہ اول تو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے مسیح ناصری کو ایسے وقت میں مبعوث فرمایا تھا جو خلافت کا ہزار تھا۔ جیسے کہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"پھر ہزار چہارم کے دور میں ضلالت نمودار ہوئی اور اسی ہزار میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے۔ اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہو گیا۔ اور اسکا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔" (لیکچر سیالکوٹ صہ)

پس جب عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہو گیا۔ اور اسکا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔ تو خلافت کیسی ہو سکتی تھی۔ کیونکہ خلافت کا مقصد تو مسیح موعود کی زبانی یہ ہے۔

"جس کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے ہوں۔ اپنے کمال کو پہنچ جاویں۔" (الوصیت صہ)

پس جب مقاصد ہی معدوم ہیں۔ تو انکا کمال کو پہنچنا کیا معنے رکھتا ہے اور دوسری وجہ

مسیح موعود کی زبانی مندرجہ ذیل ہو

"حضرت عیسٰے اس عمارت کی آخری اینٹ تھے اور ایک دلیل تھی اس عمارت (عمارت موسوی) کے زوال کی گھڑی پر اور عبرت تھے۔ اس شخص کے لئے جو ڈرتا ہو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسٰے ابن مریم کو بنی اسرائیل سے مبعوث فرمایا۔ اور انکو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا۔ اور نبوت کے انتقال کی ساعت کے لئے انکو دلیل ٹھہرایا اور اس طور سے یہود کو ڈرایا اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کا بنی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔ اس طرح پر خدا نے انکو بے باپ پیدا کیا۔ اور اس بے باپ پیدا کرنے میں یہ اشارہ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں اب نبوت جاتی رہیگی۔ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارہاص تھا۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۴۱-۱۴۳-۱۴۴)

پس مسیح ناصری کے صاحب خلافت نہ ہونے کی وجوہات تو صاف ہیں لیکن مسیح موعود میں وہ کونسی ایسی وجہ ہو جس کے باعث انکا سلسلہ خلافت نہ چلے۔ مسیح موعود میں تو وہ دونوں صورتیں جو مسیح ناصری کے بعد خلافت نہ ہونیکے لئے ایک ذریعہ روک ہوئیں۔ پائی ہی نہیں جاتیں۔ بلکہ مسیح موعود میں تو معاملہ بالکل برعکس ہو یعنے آپ ایسے ہزار میں مبعوث ہوئے جو ہدایت کا ہزار مقدر ہو چکا ہے۔ اور آپ کا خاتم الخلفاء ہونا ان معنوں میں نہیں ہو۔ جن معنوں میں حضرت عیسٰی تھے جیسے کہ فرمایا۔

"حضرت عیسٰے کا بے باپ پیدا ہونا بنی اسرائیل میں سے یہود کے لئے ایک تنبیہ ہو اور انکے زوال کی گھڑی پر ایک دلیل ہو اور اسبات کی طرف اشارہ ہو۔ کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہوگی۔ مگر اس امت کا مسیح مذکر اور مؤنث سے توام پیدا ہوتا ہو اور اب اسے علیحدہ کر دیا گیا ہو اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالےٰ اس گروہ سے بہت سے مرد پیدا کریگا۔ جو صاحب صدق اور صفا ہونگے۔ پس ان دونوں پیدائشوں میں مختلف اغراض ہیں۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۵)

پس یہ امر ایک بدیہی غلطی پر مبنی ہوگا۔ اگر ہم مسیح موعود کو مسیح ناصری کے ساتھ باوجود مختلف حالات اور واقعات کے من کل الوجہ مشابہ ٹھہرادیں۔ کیونکہ مسیح ناصری کا معاملہ ترقی سے زوال کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن مسیح موعود کا معاملہ زوال سے ترقی پر مبنی ہے جیسے کہ فرمایا۔

"ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ۔ یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے اوّل وہ بدر جو پہلوں کی نصرت کے لئے گزرا۔ اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہے × × ایک بدر گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا بدر آئندہ زمانہ سے اسوقت جبکہ مسلمانوں کو ترقی پہنچے۔ جیساکہ اس زمانہ میں دیکھتے ہو اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہؤا۔ اور مقدر تھا۔ کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ کے حکم سے۔" خطبہ الہامیہ صہ ۱۸۴

الغرض خدا تعالےٰ نے اسلام کے لئے دو ذلّت کے بعد دو عزتیں رکھی تھیں۔ یہود کے برخلاف کہ انکے لئے سزا کے طور پر دو عزتوں کے بعد دو ذلّتیں مقرر کی تھیں۔ جیسے کہ سورہ بنی اسرائیل میں انکے فاسقوں اور ظالموں کا قصہ پڑھتے ہو × × صہ ۱۸۵

پس جب زمانہ نے اور واقعات نے وجوباً اور قطعاً ثابت کردیا۔ کہ مسیح موعود کی بعثت مقاصد و اغراض کے لحاظ سے بالکل مختلف ہے۔ بلکہ مسیح ناصری کے واقعات اور مقاصد کے بالکل الٹ پڑی ہوئی۔ تو اس سے لازماً یہ ثابت ہؤا کہ مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلفاء ہوگا۔ کیونکہ مسیح موعود وضع نوعی میں مسیح ناصری کے مشابہ ہے۔ لیکن وضع فعلی میں بالکل مختلف۔ پس مسیح ناصری کے حالات پر مسیح موعود کو قیاس کرنا لغو اور بیہودہ ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ مسیح موعود کے بعد لازماً اور وجوباً سلسلہ خلفاء ہو۔ کیونکہ مسیح ناصری نبوت کے انتقال کی ایک دلیل ہے اور مسیح موعود اسلام کی عزّت اور کمال کی ایک دلیل ہے۔

قاضی صاحب! ذرا اسو بھی تو سوچیں کہ اگر مسیح ناصری کے بعد خلافت نہیں ہوئی تو وہاں پر واقعات ہی ایسے پیدا ہوگئے جس سے خلافت کا ہونا مشکل تھا مگر مسیح موعود کے لئے تو

کوئی ایسا واقعہ مقدر ہی نہیں بلکہ واقعات اور زمانہ نے اس امر پر مہر لگادی کہ مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلفا ہو - ورنہ معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک زوال اور کمال اپنے اندر ایک ہی مفہوم رکھتے ہیں - وہاں خلافت کا نہ ہونا زوال پر دلالت کرتا تو اور اگر مسیح موعود کے بعد خلافت نہ ہو تو گویا یہ ماننا چاہئے کہ مسیح موعود کا آنا نعوذ باللہ زوال اسلام پر دلالت کرتا ہی حالانکہ یہ بداہت باطل ہی -

(معترض) جب خود حضرت اقدس ظل ہیں تو ظل کا ظل کیا ہوا - اور جب خود خلیفہ ہوئے تو خلیفہ کا خلیفہ کیا - اور جب جمالی رسول ہوئے تو خلافت کیسی مل گئی ص۹

(مجیب) جمالی رسول کی بابت تو پہلے عرض کر چکا ہوں - رہا حضرت اقدس کا ظلی ہونا تو اسکی بابت ذرہ کان کھول کر سُن لو شاید کام آوے خدا کا مسیح فرماتا ہی

"چونکہ یہ آخری ہزار ہی اسلئے ضرور تہا کہ امام آخر زمان اسکے سر پر پیدا ہو اور اسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اسکے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کا خاتمہ ہی جسپر تمام نبیوں نے شہادت دی ہی اور یہ امام جو خدا تعالی کی طرف سے مسیح موعود کرکے بھیجا گیا وہ مجدد صدی بھی ہی اور مجدد الف آخر بھی" - لیکچر سیالکوٹ ص۶

اس حوالہ کو پڑھو - اس میں مسیح موعود نے تمہارے عقائد باطلہ کا خوب ہی ازالہ کیا ہی اور باوجود ظلی ہونے کے اپنے بعد آنے والوں کو ظلی امام کا خطاب دیا ہی اب مسیح سے پوچھو کہ ظل کا ظل کیا ہوا -

(معترض) حضرت مسیح موعود خود تو جمالی اور ظلی رسول ہیں - جب آپکا اپنا فیض ہی مستعار ہی تو دوسرے اسکے فیض سے کیونکر ان معنوں میں مستفیض ہونگے جن معنوں میں سیدنا محمد کا فیض ہے ص۹

(مجیب) لاؤ کوئی آیت قرآنی یا حدیث صحیحہ یا کوئی مسیح کا قول کہ مستعار فیض بالکل بے اثر ہوتا ہے ہر ایک نبی کا فیض اپنا ذاتی نہیں ہوتا بلکہ مستعار ہی ہوتا ہی - پس فیض کے مستعار ہونے میں بذاتہ فیض میں کوئی نقص یا بے اثری پیدا نہیں ہو سکتی مثلاً میرے پاس ایک روپیہ ہی جو میں نے مستعار لیا ہی لیکن روپیہ روپیہ ہی ہے اور اسکا افاضہ ویسا ہی ہی جیسا کہ دوسرے اور روپیا کا بس کسی چیز کا مستعار طور سے حاصل کرنا بذاتہ نقص پیدا نہیں کرتا - آپ لوگ جو مجہ مسیح موعود

کو آنحضرت صلعم سے جُدا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بار بار تاکید کرتا ہے کہ مجھے آنحضرت صلعم سے جُدا نہ سمجھو۔ اور فرمایا جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں فرق کرتا ہو اسنے نہ ہی مجھے دیکھا اور نہ ہی مجھے پہچانا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ لوگ حقیقت سے بالکل ناآشنا ہو کر ایسے بے ہنگم سے سوالات کرتے ہیں جنکا کوئی تعلق نفسِ مضمون سے نہیں ہوتا بھلا فرمایئے تو یہی کہ مسیح موعود کا مستعار نبی اور رسول ہونا بذاتہٖ نبوت و رسالت میں کیا نقص پیدا کرتا ہو اگر ہے تو پیش کرو اور اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو یونہی باتیں مت بناؤ۔ نبوت کے لئے مستعار ہوتا تو کوئی نقص ثابت نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر نبی کی کسی قوت قدسیہ کا ظہور نہ ہو۔ تو وہ نبی نبی نہیں ہو سکتا۔ پس اسی بنا پر مسیح موعود نے فرمایا ذرا غور سے سنو!

”خُدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے کہ اسلام اور غیر اسلام میں روحانی غذا کا قحط ڈال دُونگا۔ اور روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجز اس سلسلہ کے کسی جگہ آرام نہ پائینگے اور ہر ایک فرقہ سے آسمانی برکتیں چھین لیجاوینگی اور اسی بندہ درگاہ پر جو بول رہا ہے ہر ایک نشان کا انعام ہوگا پس جو لوگ اس روحانی موت سے بچنا چاہینگے وہ اسی بندہ حضرت عالی کی طرف رجوع کرینگے۔“ (براہین صفحہ ۹۷)

کیوں جی ہ جناب قاضی صاحب! ذرا خدا لگتی کہنا آپ ہیں جو مسیح موعود کو بے فیض اور بے اثر اور بودی قوت قدسیہ کا مالک ٹھہرا رہے ہیں۔ لیکن ایک قادرِ مطلق ہستی ہے جسکا نام اللہ ہے۔ وہ ہر ایک قسم کی روحانی غذا کا ملنا مسیح موعود سے وابستہ کر رہا ہے سہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ لاؤ کوئی حوالہ پیش کرو۔ جس میں مسیح موعود نے لکھا ہے کہ میں بوجہ مستعار نبی اور رسول ہونیکے ناقص اور ناتمام ہوں اور میرا فیض گویا بیرنگ ہی محدود ہے اگر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ یونہی مخلوق کو نہ بہکاؤ۔

معترض۔ سیدنا حضرت محمد صلعم از روئے قرآن شریف شمس ہے اور خلفاء امت محمدیہ اقمار ہیں۔ حضرت خلیفۃ اللہ غلام احمد قمر کامل یا بدر اتم ہیں۔ الہامات میں آپکو قمر کامل اور بدر کہا گیا ہے“
.. .. .. پس چونکہ قمر کا کوئی الگ ۔ مدار یا نظام قمری نہیں لہذا مسیح موعود کے بعد خلافت نہیں ہو سکتی“ صفحہ ۴۹-۵۰

(مصدق) قاضی صاحب نے اسکو حجت نیّرہ کے نام سے موسوم کیا ہے لیکن مسیح موعود کی تحریر اسکو بالکل نخو فرار دے رہی ہے امید ہے کہ قاضی صاحب اسکو سنینگے۔ خدا کا مسیح اسکی بابت یہ فرماتا ہے

"تاریکی کے زمانہ میں روحانی مصلح مثل چراغ کے ہوتا ہے اسلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیراً کہا گیا ہے اسکو چراغ کہنے میں بھی حکمت ہے چراغ والا اندر اندھیرے میں چلا جاوے تو یکدم سب مکان جگمگا اٹھتا ہے پھر ایک کو اسکی طرف رغبت ہوتی ہے پھر اس چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہو جاتے ہیں۔ اور اس پہلے چراغ میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا آفتاب نہیں فرمایا۔ کہ اس سے یہ بات نہیں کہ اس سے دوسرا آفتاب پیدا ہو"۔ (آخری تقریر ۱۵ للہ صـ)

اب اس حوالہ میں آپکے سب اگلے پچھلے اوہام باطلہ کا ازالہ ہو گیا ہے۔

(**اول**) یہ کہ نبی کریم صلعم کو چراغ فرمایا ہے۔ آفتاب نہیں فرمایا۔

(**دوم**) ایک چراغ دوسرے چراغ سے جلکر اگر کیفیت وکمیت میں اتنا بڑا ہی ہو تو وہی روشنی وہی حیثیت وہی کیفیت رکھیگا۔ جس سے اسنے روشنی حاصل کی ہے۔

پس اس سے آپکے اوہام باطلہ کا خوب ہی اچھی طرح سے رد ہوتا ہے اور آپ کی حجت نیرہ کو ایسا خطرناک صدمہ پہنچتا ہے کہ الامان! اور دوسرے آپکا یہ اعتراض کہ جب کا فیض خود مستعار ہے وہ دوسروں کو کیا فیض دیگا۔ حضرت اقدس کی چراغ کی مثال بینظیر سے خوب ہی اچھی طرح سے رد ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود اور محمد رسول اللہ کے ایک ہی ہونیکی حقیقت بھی اس سے خوب آشکارا ہوتی ہے ایک اعتراض جو دل میں طبعاً پیدا ہوتا ہے اسکا جواب بھی عرض کئے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ حضرت اقدس کو بھی خدا نے کیفیت وکمیت میں ویسا ہی چراغ بنایا تھا جیسا کہ آنحضرت صلعم کو محض اصل اور ظل کا فرق ہے۔ آنحضرت صلعم اصل ہیں اور مسیح موعود اسکی ظلیت میں ہے۔ چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں

"داعیاً الی اللّٰہ وسراجاً منیراً۔ یہ دو نام اور دو خطاب خاص آنحضرت صلعم کو قرآن شریف میں دئے گئے ہیں پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دئے گئے"۔ (اربعین ۲ صـ ۵)

جناب قاضی صاحب! اب تو انشاء اللہ تعالیٰ تسلّی ہوگئی ہوگی اگر نہیں اور آپ اپنے ہی حجّت نیرہ کو پیش کرنیکے بغیر رہ ہی نہیں سکتے تو لیجئے خدا تعالےٰ نے مسیح موعود کو بھی شمس کہا ہو چنانچہ فرمایا۔

"یا قمر یا شمس انت منی و انا منک"

یہ تو صریح الہام ہو جس میں قمر کے علاوہ شمس کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے علاوہ ازیں [illegible] آپکو آفتاب فرمایا۔

"قوم کے لوگو اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب"
"وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار"
"آفتاب صبح نکلا اب بھی سوتے ہیں یہ لوگ"
"دن سے ہیں بیزار اور راتوں کو کرتے ہیں پیار"

کیوں جی - اب بھی کچھ تسلّی ہوئی ہے یا نہیں - امید ہے کہ اب آپ کا گھر پورا ہو گیا ہوگا بیشک دوسرے خلفاء امت محمدیہ اقمار ہیں لیکن مسیح موعود بدر کامل بھی ہے اور شمس بھی ہے اور قرآن شریف میں خدا تعالےٰ کا یہ قول کہ "ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ" یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہو - اوّل وہ بدر جو پہلوں کی نصرت کے لئے گزرا - اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہو - (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۲۳) پس اگر نبی کریم صلعم باوجود ایک بدر ہونیکے صاحب خلفاء تھے تو مسیح موعود ویسا ہی بدر ہونیکے باوجود اگر صاحب خلفاء نہ ہو تو اس سے قرآن کریم کی تکذیب لازم آتی ہے اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگ مسیح موعود کی صرف ایک حیثیت کو لیتے ہو اور دوسری کو نظر انداز کر دیتے ہو حالانکہ وہ حیثیت اصل ہو جس پر مسیح موعود کے دعوے کی بنیاد ہو مثلاً آپکا یہ فرمانا کہ "مسیح موعود جب خود خلیفہ ہیں تو خلیفہ کا خلیفہ کیسا؟" غلط ہو ہم تو باآواز بلند کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود صرف امتی نہ تھے بلکہ نبی بھی تھے - صرف قمر نہ تھے بلکہ شمس بھی تھے

صرف خلیفہ نہ تھے۔ بلکہ نبی اللہ اور رسول بھی تھے اور آپکی خلافت بوجہ نبی ہونے کے۔ خدا اسو چیں اور مخلوق خدا کا خون نہ کریں۔

(معترض) حضرت اقدس مرزا غلام احمدؑ سیدنا محمدؐ کی خلافت کا ایک خلیفہ ہی اور اپنی جدا خلافت کا مالک نہیں۔ اور جو خلیفہ آپ کے بعد آویگا۔ وہ بھی سیدنا محمدؐ سے براہ راست مستفیض ہوگا" ص۵۳

(مجیب) حضرت مسیح موعود صرف خلیفہ ہی نہیں ہیں۔ بلکہ آپ نبی اللہ بھی ہیں جیسے کہ فرمایا

"حکمت الٰہی نے تقاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوت بھیجا جاوے اور انکا نام نبی نہ رکھا جاوے اور یہ مرتبہ انکو نہ دیا جاوے تا ختم نبوت پر یہ نشان ہو پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جاوے تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو" (تذکرۃ الشہادتین ص۴۳)

پس مسیح موعود دوسرے خلفاء امت کی طرح نہیں۔ بلکہ آپ نبی اللہ ہیں۔ اور چونکہ نبی کے لیے خلافت ضروری اور لازمی ہے (دیکھو شہادۃ القرآن ص۵۶) (الوصیت ص۱۲ وغیرہ) اور حدیث ان من نبوۃ الا تتبعھا الخلافۃ۔ اسلیے مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا اس امر کو مستلزم ہے کہ آپ کے بعد خلافت ہو۔ اور دوسرے آپکا یہ فرمانا کہ بعد از مسیح موعود جو خلیفہ ہوگا۔ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا ہی خلیفہ ہوگا۔ اور آنحضرت صلعم سے ہی براہ راست فیض حاصل کرنے والا ہوگا۔ یہ محض غلط اور بیہودہ آپکا ایسا کہنا یہ غلط ہے کہ خدا کے مسیح کی سخت ہتک لازم آتی ہے اور خدا کا مسیح اس بات کی لفظ لفظ میں تردید کرتا ہی وہ فرماتا ہے۔

"ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ میں مقدر تھا۔ سو ظاہر ہو گیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی پینے کے لیے باقی نہیں" (دیکھو غلطی کا ازالہ)

پس یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت براہ راست ہو گی۔ اصل میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ہتک کرنا ہے۔ اور آپ کے خاتم الاولیاء ہونے سے انکار کرنا ہے۔ کیونکہ خاتم الاولیاء ہونیکا

مفہوم مقتضی ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے اسوقت تک اگر کوئی خلیفہ کہلا ئیگا۔ تو گویا وہ اس امر کو توڑنے والا ہوگا۔ جو خاتم الاولیا پر ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا خاتم الخلفاء و خاتم الاولیاء ہونا ان معنوں میں مانا گیا ہے۔ جن معنوں میں ہمارے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے میرا نام احمد و محمد ہی رکھا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہی کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت ہیں ویسا ہی یہ عاجز خاتم ولایت ہے" (صفحہ ۹۹ براہین احمدیہ)

"میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالا ہوں۔ جیسا کہ ہمارے سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام ترقیات اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اسپر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔"

پس ان دونوں حوالوں سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود انہی معنوں میں خاتم الاولیاء ہیں۔ جن معنوں میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین تھے۔ پس جیسے خاتم النبیین کے بعد براہ راست بغیر توسط آنحضرت صلعم کے کسی کا مقام نبوت حاصل کرنا محال اور غیر ممکن ہی کیونکہ مسیح موعود یہی فرماتے ہیں۔ جیسے کہ فرمایا۔

خاتم الانبیاء کے معنے

"عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہی وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد رسول اللہ صلعم اسکا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھکر ہے اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی" (کشتی نوح)

خاتم الاولیاء کے معنے

چونکہ یہ آخری ہزار ہے اسلئے ضروری تھا کہ امام آخر زمان اسکے سر پر پیدا ہو۔ اور اسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح ہے۔ مگر وہ جو اسکے لئے بطور ظل کے ہو

لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۹

پس جیسے خاتم النبیین کے بعد محمدیت کی چادر کے ماتحت ہونا لازمی ہے بعینہٖ مسیح موعود کے بعد احمدیت کی چادر کے ماتحت ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ پس مسیح موعود کا خاتم الاولیاء ہونا مسیح ناصری کے مشابہ نہیں۔ بلکہ حضرت نبی کریم کے خاتم الانبیاء ہونے کے مشابہ ہے کیونکہ حضرت مسیح ناصری کا خاتم الانبیاء خاتم الخلفاء ہونا اور معنوں میں ہے جیسے کہ فرمایا۔

"خداتعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو موسوی سلسلہ کا اسلئے خاتم بنایا تاکہ اپنا غضب یہود پر ظاہر فرمادے۔ پس خداتعالیٰ نے انکو ہلاک کیا۔ جیسے کہ پہلی امتوں کو ہلاک کیا تھا"

(خطبہ الہامیہ صہ۴۴)

پس مسیح موعود کا خاتم الخلفاء و خاتم الاولیاء ہونا اور مسیح ناصری کا خاتم الخلفا یا خاتم الانبیاء ہونا اپنے اندر الگ الگ مفہوم اور اغراض رکھتا ہے اسلئے ناممکن ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ مسیح ناصری کا سا معاملہ ہوگا۔ مسیح ناصری کا خاتم الخلفاء ہونا یہود کے زوال اور نبوت کے انتقال کی دلیل ہے اور مسیح موعود کا خاتم الخلفاء و خاتم الاولیاء ہونا ترقی اسلام اور نبی کریم صلعم کی قوت قدسیہ اور کمال فیضان پر ایک دلیل ہے۔ پس یہ ایک خطرناک غلطی ہے کہ مسیح موعود کو مسیح ناصری سے ہمہ مشابہ کہا جاوے بلکہ وہ خاتم ہونے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے مشابہ ہے نہ کہ مسیح ناصری سے۔ ہاں خاتم (رت کی زیر سے) ہونے میں حضرت مسیح موعود حضرت نبی کریم کے شریک ہیں اور مسیح ناصری اس میں ہرگز شریک نہیں اور جس طرح "نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ بلکہ سب نبوتوں سے بڑھکر اس میں فیض ہے الوصیۃ صہ۱۲" بعینہٖ اسی طرح نبوت احمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ بلکہ سب سے بڑھکر اس میں فیض ہے اور قیامت تک کوئی نہیں جو مسیح موعود کے بعد کسی بھی حیثیت سے ظاہر ہوسکے نہ کوئی امام نہ کوئی مامور نہ کوئی مصلح نہ کوئی ولی نہ کوئی مسیح نہ کوئی مجدد۔ نہ کوئی محدّث۔ نہ کوئی امام جب تک وہ اپنے آپ کو مسیح موعود میں ایسا گم نہ کردے کہ امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اکمل اور اتم طور پر اس میں پائے جاویں۔ اور اگر کوئی فرد براہ راست بغیر پیروی نور نبوت احمدیہ کے ولی یا مجدد یا امام یا خلیفہ کہلا یگا تو وہ دوسرے لفظوں میں ختم ولایت کے مفہوم کو باطل کرنیوالا

ثابت ہوگا۔ ”مسیح موعود کیا ہے ؟“

وہ خاتم الائمہ۔ خاتم المجددین۔ خاتم المصلحین۔ خاتم الاولیاء۔ خاتم الخلفاء۔ خاتم الائمہ۔ خاتم کمالات محمدیہ واحمدیہ۔ خاتم الاولاد ہے۔ (دیکھو تریاق القلوب۔ اربعین۔ خطبہ الہامیہ) اسکے بعد کسی غیر کا جو آپ کے فیض سے بہرہ ورنہ ہو۔ قدم رکھنا صریح طور سے ختم ولایت کی مہر توڑتا ہے صرف وہی ہے جس کے افاضہ سے کمالات ولایت مل سکتی ہیں ہاں صرف وہی ہے جس کی روحانی توجہ خلیفہ تراش ہے وہی ہے جس کی شان کو سوائے خدا کے کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اور جس کی شان میں خود خدا یہ کہتا ہے کہ انت منی بمنزلۃ لا یعلمہا الخلق۔ جس کی شان میں فرمایا گیا کہ آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر رکھا گیا۔“ اور جسکی نسبت کہا گیا کہ اگر تو نہ پیدا ہوتا تو زمین اور آسمان نہ پیدا ہوتے وہ نبیوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ کا مظہر اتم اور بروز اکمل ہے گویا کہ وہ خود محمد رسول اللہ ہی ہے گو ظلی رنگ میں صورت میں وہ نبی ہے اور ایسا نبی کہ محمد رسول کا شریک ہے اور دوسرا کوئی نبی مشرق سے لیکر مغرب تک اسکی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہے یا وہ جس کے وہ حلے میں ہے یعنی محمد رسول اللہ صلعم وہ مجمع البحرین بھی ہے اور منبع البحرین بھی ہے جیسے کہ سیدنا محمد رسول اللہ تھے۔ اسپر تمام کمالات انسانیہ کا خاتمہ کیا گیا ہے وہ مظہر تجلیات محمدیہ واحمدیہ ہے وہ مظہر ہے کل صفات انبیاء کا وہ جامع ہے کل کمالات مرسلین کا وہ نبی کریم صلعم کے حلہ میں ہے مگر پہلی شان سے بہت بڑھ کر (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۱) وہ سردار اولین وآخرین ہے۔ اور اسکے بغیر خدا نمائی کا اب دنیا میں کوئی آئینہ نہیں (نزول المسیح صفحہ ۸۲) وہ شفیع ہے تمام دنیا کا (دافع البلاء صفحہ ۱۲) اور امام ہے سب اماموں کا۔ اور مجدد ہے سب مجددین کا۔ اور حکم ہے اختلاف کرنے والوں کا۔ اور رحمت ہے تمام انکے لئے جو اسکو قبول کرتے ہیں اسکے بغیر اب دنیا میں کوئی درمیانی خدائی واسطہ نہیں۔ وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے جسکو ہر ایک گزشتہ نبی کی شان دی گئی۔ جو اسکو مانتا ہے گویا اسنے کل انبیاء کو مانا اور جو اس سے انکار کرتا ہے گویا اسنے سب انبیاء کا انکار کیا وہ سرچشمہ ہے تمام فیوض کا اور منبع ہے تمام نوروں کا اور مجمع ہے تمام محامد کا۔ جو انسان کے لئے مقرر کیجا سکتی ہیں وہ قوس اللہ اور قوس مخلوق کے درمیان مقام محمدی پر کھڑا کیا گیا (دیکھو اربعین ۲ صفحہ ۱۸) وہ ایسے مقام

پر ہی جسپر جاکر انسانی ترقیات کی تمام حدیں ختم کی گئی ہے (خطبہ الہامیہ ص۳۰) وہ احمد مہدی ہے جس کے لئے سوائے تحریف کے اور کوئی کچھہ نظر نہیں آتا وہ صاحب زمان ہے جسکے بعد کوئی زمانہ نہیں (خطبہ الہامیہ) وہ بروز محمد صلعم ہی مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ محمد رسول اللہ کا غیر ہے وہ غلام افضل الانبیاء ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ محمد رسول اللہ اور اس میں کوئی دوئی یا مغائرت ہے وہ نہاں در نہاں ہے ۔ مگر پھر بھی سب دنیا کے لوگوں سے زیادہ ترظاہر و باہر ہے پس ہمنے ایسے مسیح کو مانا اور اس کے نشانات دیکھ دیکھ کر ہمارے دل سیر ہو گئے ۔ وہ سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب تھا جیسے اجسام کے لئے سورج وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا ۔ اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر گیا ہم کس زبان سے اس خدا کا شکر ادا کریں جسنے ہمیں ایسے نبی کی پیروی نصیب کی ۔ جو گزشتہ نبیوں کے لئے باعث افتخار اور انتظار تھا ۔ وہ ایک ایسا سنگ پارس تھا جس کے ملنے سے ہم صحابہ کی جماعت میں داخل ہوئے فالحمد للہ رب العٰلمین ۔ ہم خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے سجدے میں کیوں نہ گریں جس نے ہم پر ایسا ابر رحمت ارسال کیا جس سے ہم مالا مال ہو گئے پس او منکرو! گو تمہارے لئے اسکا ماننا ایک وبال جہل اور آفت جان ہے اور تم حسد کی آگ سے مر رہے ہو پر افسوس ایسے آدمی پر جس نے باوجود اس نور کو پانے کے پھر بھی نہ پایا ۔ اور مبارک ہیں وے جنہوں نے اسکو پہچانا اور اپنے آپکو اسکے مطیع کر دیا کیونکہ وہ ہمیشہ جنت کے وارث ہونگے فالحمد للہ رب العٰلمین ۔ والسلام

خاکسار محمد سعید احمدی

حالات زمین اکثر احباب سلسلہ ہم سے لڑکیوں کے پڑھنے کے لائق کتب کا نام پوچھتے رہتے ہیں اور ہم انکے معلومات میں حسب موقعہ و محل اضافہ کر دیتے ہیں یہ کتاب جغرافیہ کے متعلق نہایت مفید ہی اور اسلامی ممالک اور عام جغرافیائی کوائف پر حاوی ہی ہم بڑی خوشی سے اسکے متعلق سفارش کرتے ہیں کہ احمدیہ خواتین اسے پڑھیں قیمت ۲ ملنے کا پتہ نواب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب سول لائنز آگرہ

افادہ یہ ایک ہوار رسالہ ہی جو نواب حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب فیلو الہ آباد یونیورسٹی کی ایڈیٹری میں نکلتا ہی اور دوسرے رسالوں سے یہ امتیازی خصوصیت رکھتا ہی کہ اس میں ایسی باتیں اور ایسے مضمون درج ہوتے ہیں جو مسلمانوں کی عملی زندگی میں مفید ثابت ہوں ہر مہینے کی خبر کے تمام اہم و قابل توجہ واقعات پر بحث ہوتی ہی اور کوئی بات بے دلیل نہیں

سلسلہ احمدیہ میں ایک نئی تصنیف

احمدی مذہب کا مفصل بیان

مدلل بہ احادیث و آیات قرآن

ظہور المہدی

یہ ۲۰×۲۶ تقطیع کے ۳۰۰ صفحوں کی کتاب جس میں گنجان تحریر پانسو صفحے کا مضمون ہے حال میں چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ اسمیں احمدی مذہب آمنت باللہ سے لیکر الیوم الاخر تک اور حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی کا ثبوت مندرج ہے۔ مخالفوں پر اتمام حجت اور برادران طریقت کے وسعت معلومات کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ثابت ہوگی دو روپے (عہ) قیمت تھی مگر ۱۵ر جنوری تک سوا روپے میں دی جائے گی۔

فہرست مضامین ظہور المہدی دفتر تشحیذ الاذہان اور دیگر دوکانداروں سے مفت مل سکتی ہے۔

ملنے کا پتہ

دفتر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور

کتابوں کی قیمت میں غیر معمولی رعایت

بہ تقریب جلسہ ۱۵ر جنوری ۱۹۱۵ء تک

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود	۱۰ر	۷؍۵ر	حصہ دوم سے حصہ ہفتم تک
پسح بیان نظم پنجابی	۲ر	۱ر	مسیح موعود کی تائید میں
احسن القصص	۲ر	۱ر	سورہ یوسف مترجم اردو مع تفسیر مصنفہ اکمل
درثمین فارسی	۶ر	۴ر	حضرت اقدس کی فارسی نظمیں
درثمین اردو	۳ر	۳ر	" " اردو " "
ڈردرثمین مکمل	۸ر		اردو فارسی ایک جلد میں جسمیں حضرت اقدس کا فوٹو بھی ہے
مبادی الصرف	۲ر	۱ر	مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح اول
درس قرآن شریف کے نوٹ	صر	للعہ	حضرت خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ
ابطال الوہیت مسیح	۱ر	؍ر	مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح اول
تفسیر ترجمۃ القرآن پ ۲۴	عہ		کون نہیں جانتا کہ آجکل ایسی تفسیر کی ضرورت ہے
" " پ ۲۵	عہ	۱۲عہ	جس میں آیات کا ربط بتلایا گیا ہو۔ اور ان دلائل کو
" " پ ۲۶	عہ		کھولکر لکھا گیا ہو۔ جو قرآن مجید ہر آیت میں اپنے
" " پ ۲۷	عہ		دعوے کے ساتھ پیش کرتا ہے اور جو دوسری الہامی
" " پ ۲۸	عہ		کتابوں سے منجملہ امتیازی نشانات کے ہے۔
" " پ ۲۹	عہ		

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
تحفہ سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء	عہ	۸ر	مختلف بزرگانِ قوم کی تقریریں
حقیقت نماز	عہ	۵ر	۳۰۴ صفحہ کی کتاب نماز کے متعلق ضروری احکام اور انکی فلاسفی
النصح	۲ر	۱ر	تائید سلسلہ
ردّ چکڑالوی	۵ر	۴ر	رد فرقہ چکڑالوی
ادعیۃ الاحادیث	۱ر	۶ر	احادیث کی وہ دعائیں جو مختلف مقامات و حالات کے مناسب رسول کریم نے فرمائی ہیں۔
صادقوں کی روشنی	۴ر	۲ر	حضرت صاحب کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکا مفصل جواب
البرق	۲ر	۱ر	ردّ شیعہ
طبیب روحانی	۱ر	۱ر	بعض روحانی امراض کا علاج قرآن اور احادیث سے بچوں کے پڑھانے کیلئے
مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی	۱ر	۲ر	تمام اعتراض کا دندان شکن جواب سلطان محمد کے رقعے کا عکس جس میں اسنے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔
القاہر ربّانی	عہ	۶ر	مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی پر اور آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل پر مدلل و مفصل بحث اور تمام اعتراضوں کے دندان شکن جواب
البلاغ المبین	۱ر	۶ر	حضرت اقدس کی آخری تقریر جس میں تمام دعاوی کے دلائل موجود ہیں اور حضرت خلیفۃ اول کی پہلی تقریر
خصوصیات مسیح موعود	۱ر	۲ر	وہ دس بارہ خصوصیات جو ہمارے امام کو دوسرے اولیاء اللہ سے ممتاز کرتی ہیں۔
ادعیۃ القرآن	۲ر	۱ر	قرآن کریم کی تمام دعائیں نثر و نظم و ترجمہ کیساتھ چھاپی گئی ہیں آخیر میں مسئلہ دعا حضرت مسیح موعود کا لکھا ہوا نہایت لطیف مضمون ہے۔
تشحیذ فروری ۱۹۱۳ء	۳ر	۲ر	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات
تشحیذ جون ۱۹۱۳ء	۶ر	۵ر	تصدیق المسیح جس میں سلسلہ احمدیہ پر تمام موجودہ اعتراضوں کا نہایت مکمل جواب
تشحیذ ستمبر ۱۹۱۳ء	۸ر	۷ر	تمام قرآن مجید کے آیات پر نوٹ
نغمۂ اکمل حصہ دوم	۴ر	۲ر	حضرت خاتم الخلفاء کی یاد میں عاشقانہ ترانے

نام کتاب	قیمت اعلیٰ	قیمت ادنیٰ	خلاصہ مضمون
نشان رحمت	ار	۰ر	حضرت صاحبزادہ صاحب کے مصلح موعود ہونیکا ثبوت اور اعتراضوں کے جواب
تشحیذ اگست ۱۹۱۷ء	۳ر	۲ر	
پسر موعود	ار	۰ر	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″
اربعین	۴ر	۲ہر	حضرت اقدس کی تصنیف
نماز مترجم	۰ر	۰ر	ترجمہ زیادہ تر حضرت اقدس کا دیا گیا ہے
غلامی	۵ر	۳ر	اسلام میں غلام کی کیا حیثیت ہے
عصمت الانبیاء	۱۰ر	۷ر	تمام انبیاء کی عصمت کا ثبوت قرآن مجید سے اور اعتراضوں کا جواب
ترجمہ انگریزی حصہ اول	۲ر	۵ہم	انگریزی سیکھنے کے آسان قاعدے مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن
″ ″ دوم	۳ر		
ظہور المسیح	۶ر	۳ر	دعاوی حضرت مسیح موعود پر نہایت مدلل و جامع کتاب
امۃ الحفیظ کی آمین	۰ر	۔ر	منظومہ حضرت صاحبزادہ صاحب
مجموعہ الہامات حصہ اول و کشوف حضرت اقدس	۴ر	[illegible]	حضرت اقدس کو تا یوم وصال جو الہامات و کشوف ہوئے
″ ″ دوم	۹ر		″ ″
″ ″ سوم	۴ر		″ ″
آثار مبارکہ	ار	۰ر	پرانی ڈائری حضرت اقدس کی
تفسیر القرآن مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب	۱۲ر	۸ر	پہلے پارہ کی مکمل تفسیر
دافع البلاء	۲ر	ار	حضرت اقدس کی تصنیف دربارہ طاعون
صراط مستقیم	۲ر	ار	وفات مسیح کے متعلق مدلل رسالہ
ہدیہ ثاقب	۲ر	ار	کشتی نوح کے حصہ تعلیم کی سلیس نظم
مخمس سلیم	۴ر	۲ر	بر ترکیب مسدس حالی
سر الشہادتین	ار	۰ر	صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کی پیشگوئی

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
ہدایات دربارہ معاملات	۲ر	ار	معاملات کے بارے میں احادیث نبوی سے ثبوت
کلام محمود	۴ر	۴ر	صاحبزادہ سیدنا مرزا محمود احمد صاحب کا عارفانہ کلام جسکا ایک ایک مصرعہ تڑپا دینے والا ہی ۲۸ پونڈ کے ولایتی کاغذ پر نہایت خوشخط بڑے اہتمام سے چھپوایا گیا ہی
ضرورت زمانہ	۸ر	۶ر	اسلام پر جو اعتراضات عیسائیوں آریوں کی طرف سے کیے گئے ہیں انکا مدلل جواب
محمد رسول اللہ	۱۰ر	ار	عیسائیوں کے ایک ٹریکٹ مسیح یا محمدؐ کس پر بھروسہ کریگی کا جواب
اسلام کی پہلی کتاب	۴ر	۳ر	سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر مدلل رسالہ بطرز سوال و جواب
چولہ بابا نانک نمبر اول و ۲	۲ر	۱ر	سردار مہر سنگھ نو مسلم کا لیکچر
معیار حق	۲ر	۱ر	سچے مذہب کی شناخت بوعدہ انعام ۹۹ روپے
عمدۃ الاحکام	۶ر	۴ر	بخاری اور مسلم کی صحیح احادیث کا مجموعہ مترجم اردو با اعراب خوشخط پسندیدہ حضرت امیر المومنین اول و ثانی
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۲ر	۲ر	نادر تحفہ
الاسماء الحسنی	۵ر	۲ر	اللہ تعالے کے اسما کی تشریح بچوں کے لئے بہت مفید
الموعظۃ الحسنہ	۲ر	ار	تفسیر سورہ تبت عجیب و غریب مصنفہ فاضل امروہی
سلک مروارید حصہ اول	۴ر	۲ر	لڑکیوں کے پڑھانیکے لئے سلسلہ کے رنگ میں تائید سلسلہ
مجربات نورالدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر	شاہی طبیب حکیم حاذق حضرت مولنا نورالدین صاحب کے مجربات
" " " دوم	۱۰ر	۵ر	تینوں حصے نہایت مفید نادر نسخے
خطبات نور حصہ اول	۱۰ر	۶ر	مولنا خلیفہ اول رض کے خطبوں کا دلچسپ پر از معارف و حقائق مجموعہ
" " دوم	۸ر	۶ر	
کسر صلیب	ار	۱ر	عقاید نصاریٰ کے رد میں نہایت پر زور و جامع (ضرور خریدیے)
مکتوبات احمدیہ حصہ اول	۸ر	۴ر	حضرت مسیح موعود کے پرانے خطوط نادر مجموعہ
" " " دوم	۸ر	۶ر	
" " " سوم	۸ر	۸ر	

نام کتاب	قیمت		خلاصہ مضمون
احمد	۱/	۱/	جس میں یأتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح موعودؑ کو ثابت کیا گیا ہے
چمکار محمدی	۸/	۱/	سوانح نبی کریم پنجابی نظم
چمکار مہدی	۲/	۱/	مرثیہ خلیفہ اول
احمدی عقائد		۱/	جس میں مولوی محمد علی صاحب کے نئے عقاید کے خلاف حضرت اقدس کے تحریروں کا مجموعہ ہے اور مرہم عیسیٰ کے مضمون کا جواب
الوصیت پر ایک نظر		۱/	الوصیت سے خلافت ثابت کی گئی ہے
مورکھ سیدھ	۱/	۱/	نظم پنجابی مسیح موعود کے دعویٰ کا ثبوت

نوٹ - حمائلیں اور قرآن شریف مختلف قسم اور حضرت اقدس کے کتبخانے کی کتابیں بھی ارزاں ہدیہ پر مل سکینگی ٭

تحفۃ الملوک - حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الاحد کی تازہ تصنیف اعلیٰ کاغذ ۸/ نمبر دوم ۱۲/

مرقاۃ الیقین - مولانا نور الدین کے قادیان آنے سے پہلے سوانحمری ۸/

منصب خلافت - خلیفہ ثانی کی تقریر متعلق منصب خلافت ۱/

مرہم عیسیٰ - ڈبی کلاں ۸/ خورد ۱۲/

روغن کافور - عرق ... - یہ دوائیں اکثر بیماریوں کے لئے نہایت مجرب ہیں

مسدس محمد - ۲/
وصال حبیب ۲/

ملنے کا پتہ

دفتر تشحیذ الاذہان سے وصول کرو

قابلِ توجہ خریدارانِ تشحیذ

اکثر احباب کے ذمہ بقایا ہے اور انہوں نے باوجود متواتر یاد دہانیوں اور دفتر سے جوابی کارڈوں کے بھجوایا جانیکے کچھ توجہ نہیں فرمائی یا کسی نہ کسی طرح سے ٹالدیا ہے مینے پہلے ارادہ کیا تھا کہ ایسے سب صاحبوں کے نام اور انکے ذمہ جو واجب الادا ہے چھاپ کر پیش کیا جائے مگر پھر مجھے شرم آگئی کہ مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب بد معاملہ اور نادہند نہیں محض ایک تساہل ہے اسلئے صرف یہ عرض کردینا کافی ہے کہ صرف آپ صاحبوں کی بے پرواہی کی وجہ سے بقایا

پندرہ سو روپے ہے

بقایا ان خریداروں کا جن کے نام سے اب رسالہ بند ہے	۹۳۷ روپیہ	۳ آنہ	۰ پائی
〃 〃 〃 رسالہ جاری ہے	۸۳	۹	۰
〃 〃 〃	۱۱۲	۲	۰
〃 〃 〃	۴۲۴	۲	۰
	۱۵۴۶		

خیال فرمائیے کہ باوجود اسکے کہ پندرہ سو روپیہ آپ صاحبان نے دینا ہے ہم برابر وقت پر پورے حجم کے ساتھ رسالہ بھجواتے جاتے ہیں کیا آپ مہربانی فرما کر اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرینگے خوش معاملہ خریداران تشحیذ کہ جنکی مہربانی کی طفیل محض خدا کے فضل سے یہ رسالہ ابتک نہ ہی انتی عرض ہے کہ مقتدر و با اثر اصحاب ہمیں بقایا کی وصولی میں امداد دیں اور ہر ایک صاحب کم از کم ایک خریدار دیں کیونکہ کارخانہ تشحیذ اب مزید بار اٹھانیکے قابل نہیں موجودہ خریدار اتنے کم ہیں کہ سالانہ خرچ بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ اس سال کو ۲۳ سال سے بالخصوص ٹھیک وقت پر مقررہ حجم سے زیادہ پر شائع ہونیکا فخر حاصل ہے اور لکھوائی چھپوائی میں بھی خاص امتیازی رنگ ملحوظ ہے احباب کرام کو یہی چاہیئے کہ وہ اسکے حلقہ اشاعت کی توسیع میں کوشش فرمائیں جو لوگ کسی وجہ سے خریداری چھوڑ چکے ہیں یا جنکے نام سے بوجہ بقایا رسالہ بند کر دیا گیا تھا انکے نام جنوری کا پرچہ بطور نمونہ ارسال ہوگا منظوری یا نامنظوری سے اطلاع دیں اور جو صاحب گے دنوں میں بھی نمونہ مفت بلکہ جو صاحب پیشگی قیمت داخل کرکے نئے خریدار ہونگے انکو تمام قرآن مجید کے درس کے نوٹ فرمودہ خلیفہ اول قیمتی ایک روپیہ

ــــ مفت ملینگے سالانہ چندہ دو روپے (عار) ۳ر ماہوار - مینیجر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور

اصحاب میں تو ایسا کوئی آدمی نہ تھا
بیعت نہ کرنے والے کو فاسق خدا کہے
جو تیرے پیارے باپ کو کہدے کہ ہے بُرا
ہرگز تو اسکے ساتھ کبھی بولتا نہیں
لیکن یہ پیغمبر جان سے پیارا عزیزِ قوم
احمدؐ کے دِل کو چیر کے پھینکیں زمین پر
لاحول پڑھتا ہوں میں خیالِ خبیث پر
مُحسن کشوں سے کچھ بھی تعلق نہیں مجھے

اپنے نبی پہ اُن سے نہ تھا کوئی بدگماں
ہم کیا ہمارے فتوے بھی کیا پوچ میری جاں
یا اس کو اور طرح سے دیتا ہو گالیاں
بلکہ سمجھتا ہے اسے اپنا عدوئے جاں
اس کے لئے دکھائے نہ غیرت تُو اے جواں
اور تو کہے کہ ان سے محبت ہو درمیاں
دنیا و دیں کا جس میں نظر آتا ہے زیاں
انی ترکت ملّۃ قوم ہے بر زباں

ہر چند تجھ سے میرا نہایت پیار ہے
جو بات میں نے تجھ سے کہی تو نے مان لی
تیرے بغیر کل نہیں پڑتی یہ ٹھیک ہے
لیکن معاملہ ہے یہ دینِ رسول کا
اِس واسطے یہ مشورہ مجھ کو ہے ناپسند

بے شک تو میرے مزرعۂ دل کی بہار ہے
اور میں نے بھی کبھی نہیں رکھی لگی چھپی
میرا تو رنج و راحت و غم میں شریک ہے
اس کے علاوہ گلشنِ احمد کے پھول کا
حتیٰ تقفیٔ شرط پہ ہوتا ہے جنگ بند

لے ہم سے سُن لے بات جو پہلے سنی نہیں
غیرت نہیں ہے تجھ میں تو ایمان بھی نہیں

شرح اجرت اشتہارات

	سالانہ	چھ ماہ	تین ماہ
فی صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تہائی صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور ضمیمہ جو رسالہ کی تقطیع پر مطابق قواعد ڈاکخانہ وغیرہ ہو دو ورق تک اسکی تقسیم کروائی ۱۲ فیصدی ہوگی اور رسالہ تا قادیان عہ علیحدہ اور اس سے زیادہ کے لئے ۴ فیصدی پر ۲ ورق پر زاید اور بالمقطع ۱۲۰۰ تعداد اشاعت کے لئے جب تک سلسلہ ایک مہینہ کے ٹکٹ میں جا سکے عـ۳ نوٹ اشتہار کا مضمون پہلے دیکھ کر منظوری دی جائیگی مینیجر کو اختیار ہوگا جب چاہے کوئی اشتہار بند کر کے بقیہ قیمت واپس کرے + مینیجر

رجسٹرڈ اپل نمبر ۵۶۴

قیمت عہ/	چھہ مشہور دواؤنکا بکس	قیمت عہ/
آزمائش کیلئے	۹/	آزمائش کیلئے

ڈاکٹر ایس کے برمن کی مجرب دوائیں گزشتہ ۳۰ سال سے تمام ہندوستان میں استعمال ہوتی رہی ہیں۔ اسلئے قدیم خریدار کو مخاطب کرنیکی ضرورت نہیں رہی۔ صرف نئے اصحاب کے لئے جو اشتہاری ادویات سے متنفر ہوگئے ہوں یقین دلانے اور آزمائش کے لئے یہ مندرجہ ذیل چھہ مشہور اور مجرب ادویات کا (نمونہ بکس) بنایا ہے۔ جسمیں اسقدر کافی ہر ایک ادویہ ہیں کہ آزمائش پورے طور سے ہوسکتی ہیں۔ یہ ہیٹ شیشوں میں بھری ہوئی خوبصورت کاغذ کے بکس میں بند رہتی ہیں جنکے ساتھ انکے حالات کی چھپی ہوئی کتاب اور استعمال ترکیب بھی رہتی ہے گھرباریوں کے لئے یہ انمول ہے۔ اور مسافرت کی حالت میں بہت کام دیتی ہے۔ تھوڑے خرچ میں ڈاکٹر ایس کے برمن کی خاص مفید دواؤں کا فائدہ ملتا ہے۔ اپنی خواہ دوسروں کے تھوڑے ہی خرچ میں بہت بہتری ہوسکتی ہے۔ ہر ایک پوری شیشی کے دام الگ ہیں۔

دواؤں کا نام

عرق کافور۔ ہیضہ اور گرمی کے دست کی ایک ہی دوا

دمہ کی دوا۔ دمہ کیسا ہی زور میں ہو فوراً دباتی ہے

کولا ٹانک۔ ہر ایک کے لئے طاقت بڑھانے کی دوا

مقوی باد کی گولیاں۔ جیسا نام ویسا فائدہ

جلاب کی گولیاں۔ شب کو سوتے وقت کھا لینے سے صبحکو خلاصہ اجابت ہوتا ہی

عرق پودینہ سبز۔ درد شکم ریاحی درد کی دوا

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

نوٹ۔ پوری حالت فہرست مفت طلب کرکے دیکھئے ادویات ہر جگہ دوکانداروں یا دوا فروشوں سے ملسکتی ہیں ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے